Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

برگِ سکوت

ڈاکٹر احمد منظورؔ

(شاعری)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دبستانِ کشمیر کے جواں سال سخن سازوں کی طویل فہرست میں ڈاکٹر احمد منظور کا نام نمایاں ہے۔ اس تناظر میں کہ اُنھوں نے کثرتِ اسالیب میں اپنے بیان و اظہار کا انفراد اور مضمون و خیال بانی کا جداگانہ انداز متعارف کرنے کی حسبِ مقدور کوشش کی ہے۔ ''برگِ سکوت'' سے موسوم یہ غزلیہ مجموعہ حدّ اعتدال تک اُن کی اس کوشش کی بارآوری کا عندیہ دیتا ہے۔ لہجے اور تخیّل میں انفرادیت پیدا کرنے کے تیئں احمد منظور کے ظرفِ کاوش سے چھلکنے والی پہلی خوبی اُن کے غزلیہ اشعار میں نظر آنے والا لفظی تناسب اور توازن ہے۔ ان دو فنکارانہ اوصاف نے الفاظ سے منسلک صوتی اثرات کو جاذب احساس بنایا ہے۔ صوتی اثرات کی یہ جذابیت خوش بیانی سے عبارت ہو کر مذاقِ سخن سے سرشار افراد کو لطیف سوغات فراہم کرتی ہے۔

الفاظ کے تناسب و توازن سے اُبھرنے والے سحر آمیز صوتی اثرات احمد منظور کے غزلیہ اشعار میں کہیں عیاں اور کہیں نہاں ہونے کا احساس اُبھرتا ہے۔

احمد منظور کا غزلیہ دائرہ محض چند مضامین و موضوعات تک ہی محدود نہیں ہے۔ اس دائرے میں حیات و کائنات سے متعلق دسیوں اور مضامین و موضوعات کو بھی سمویا گیا ہے۔ اس طرح کے کئی متنوع مضامین و موضوعات سے احمد منظور کا فلسفیانہ ملکہ بھی ٹپکتا ہے۔

—— شبیر احمد شبیر

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

برگِ سکوت

ڈاکٹر احمد منظور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

برگِ سکوت

(شاعری)

ڈاکٹر احمد منظور

عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی ۹۵

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

© ڈاکٹر احمد منظور

نام کتاب : برگِ سکوت
شاعر : ڈاکٹر احمد منظور
پتہ : ہاؤس نمبر 9، علمبردار کالونی،
چندسمہ کانس پورہ، بارہ ملہ، کشمیر-193103
ای میل : ahmadmanzoor78699@gmail.com
موبائل : 7006345309
مطبع : کلاسک آرٹ پریس، دہلی
سرورق : ٹیم عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی
ناشر : عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی

Barg-e-Sakoot
by **Dr. Ahmad Manzoor**
Edition : 2025 Price : ₹ 520/-
ISBN : 978-93-6691-848-8

ملنے کے پتے:

- جے.کو پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرس، مین چوک، بارہ ملا — +91 9622804101
- بلال نیوز ایجنسی، مین چوک بارہ ملاّ بازار، کشمیر — +91 7006750546
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی — +91 8802200984
- کتب خانہ انجمن ترقی اردو، جامع مسجد، دہلی — +91 9868639319
- کتاب والا، 2794، گلی جھوت والی، پہاڑی بھوجلہ، دہلی — +91 9810277298
- رائی بک ڈپو، 734 اولڈ کٹرہ، پریاگ راج، یو. پی. — +91 7905454042
- ایجوکیشنل بک ہاؤس، شمشاد مارکیٹ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ — +91 9358251117
- بک امپوریم، اُردو بازار، سبزی باغ، پٹنہ-4 — +91 9304888739

arshia publications
A-170, Ground Floor-3, Surya Apartment, Dilshad Colony, Delhi - 110095 (INDIA)
Mob: +91 9971775969, +91 9899706640 Email: arshiapublicationspvt@gmail.com

Composed at : **Frontech Graphics, Abdul Tawwab, 9818303136**

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انتساب

اپنے معزز اساتذہ

باوقار قارئین، احباب اور

اُن کے نام

جن کے لیے میں اہم ہوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Poetry lifts the veil from the hidden beauty of the world, and makes familiar objects be as if they were not familiar.
It reproduces all that it represents, and transfigures all that it touches."

—**PB Shelley** (A defense of Poetry)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

"There is only one thing you must do:
Go into yourself and write.
Write what you see, what you feel.
Nothing is more necessary."

—Rainer Maria Rilke
(Letters to a Young Poet)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

"A poet is, before anything else, a person who is passionately in love with language.
If he writes, it is because words press on him for release."

—W H Auden

(The poet and the City)

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کتنا آزار پہاڑوں نے بھی جھیلا ہوگا
جب نئے راستے دریا نے نکالے ہوں گے

— احمد منظور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مانا کہ اپنے آپ سے تھے بے خبر مگر
ہم لوگ دوسروں کو سدا آنکتے رہے

— احمد منظور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

انھیں ملال کہ دریا ہے پاسباں اپنا
ہمیں یہ رنج کہ ساحل پہ غرقِ آب ہوئے

— احمد منظور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ترتیب

- احمد منظور — امکانات سے پُر شاعر — رفیق راز — 17
- برگِ سکوت — کوثر مظہری — 20
- ڈاکٹر احمد منظور کی تخیّلی نیرنگیاں — شبیر احمد شبیر — 24
- ڈاکٹر احمد منظور کی شعری امکان — ڈاکٹر خان محمد رضوان — 34
- پیش لفظ — بقلمِ خود — 42

- مجھ گنہ گار پہ ہو تیری عنایت یارب — 44
- شور و شر کا شکار برگِ سکوت — 47
- سرائے رنج والم کیا مقامِ راحت ہے — 50
- سرور و کیف کے منظر ہٹائے جائیں گے — 52
- زمیں مطیع مری آسماں کا شکر کروں — 54
- عقل کے اسلوب سے کوتاہ کون — 56
- سورج سے اک ذرّے نے کیا مانگی آگ — 58
- دھوپ سے کیسے جم گیا پانی — 61
- کیسی توقیر پا گئی مٹّی — 64
- دیر سے بھنبھنا رہی ہے ہوا — 68
- ہم لوگ سنگلاخ ڈگر پر چلے ہوئے — 71
- وقت کی خاک اُڑائی ہم نے — 73

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

- یہ اعتبار کے چہرے نظر جو آتے ہیں 76
- پیہم جو احتساب کے زیرِ نگیں ہوں میں 78
- فراغتیں تھیں میسّر تلاش کرتے ہیں 80
- تدبیرِ تشنگی کا ارادہ کہاں گیا 82
- کہاں اُڑا کے چلی ہے ہوا تلاش کریں 84
- سلسلہ وار تمناؤں کے جنگل نکلے 86
- تاریکیوں کے جشن پہ شب تاب پریشاں 88
- سکونِ قلب میں تبدیل بے دلی ہو جائے 90
- خیرہ ہوئی نگاہیں دمکتا شباب ہو 92
- تاریکیوں کے غم میں اُجالا اُداس ہے 94
- بہم ہے وقت ابھی جو بہت غنیمت ہے 96
- دھوپ نے احسان گنوائے بہت 98
- درپیش صبح و شام عجب حادثے رہے 100
- مانا کوئی ہمارا خریدار بھی نہیں 102
- سکوت ہوں کہ صدا ہوں مجھے نہیں معلوم 104
- دل لگایا ہے کس جہان سے تُو 107
- عقیدتوں کا حسیں آئینہ سمجھتے ہیں 109
- راستہ عشق کا ہموار کہاں ہوتا ہے 111
- نامہربان نہ واقفِ احوال کیا جائے 113
- غرورِ جاہ و حشم کے جو ہم رکاب ہوئے 115
- لیتا اگر نہ دریا سمندر پناہ میں 117
- تم حقیقت کو بھی افسانہ بنا سکتے ہو 119

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

- وقت کی دھوپ میں سایے تو بدلتے ہوں گے 122
- داستاں عشق کی سناتے ہوئے 124
- عمر کس غم میں گزاری کیا کہیں 126
- دل مرا بحرِ اشتباہ میں ہے 128
- حرفِ اقرار ہوں انکار نہ سمجھا جاؤں 130
- چشمِ گریاں میں، ہیں آزار یہ منظر سارے 133
- پتھروں پر غلط الزام لگائے ہم نے 135
- روز اک کوفت مرے ذہن پہ چھا جاتی ہے 137
- احوال ہو رہے بیاں بے دلی کے ساتھ 139
- ہر شخص امتحان میں شام و سحر جناب 141
- درد سے برسرِ پیکار کبھی یوں نہ ہوا 143
- مری وفا کا تماشا عجب بنایا تھا 145
- شک بڑھ گیا تو پل میں نظارہ بدل گیا 147
- ایک قطرے میں سما جائے سمندر کیسے 149
- کہانی مختصر اتنی ہی سب تھی 151
- رات بھر آوارگی کرتا ہے چاند 153
- کوئی در ہے کہ جہاں نالے سنے جاتے ہیں 155
- نظر کو بارہا خود سے گلہ تھا 157
- شہر کے حالات بہتر ہو گئے 159
- عجب خاموشیاں ہیں شہر بھر میں 161
- وادیٔ گل پوش صحرا کر گیا 163
- شعبدہ بازوں کا شہرہ کس لیے 165

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

- آدمیّت سے جدا پہچان ہے 167
- سمندر کیوں سکھائے جا رہے ہیں 169
- بجھا تھا میں وہ روشن کر دیا ہے 171
- تھر تھراتا ہے ترا اظہار کیوں 173
- صاف اگر نیّتوں کا درپن ہے 176
- خود پسندی عروج پائی ہے 178
- خیر خواہی پہ اکتفا نہ ہوا 180
- سوچتا ہوں کہ دیکھتا کیا ہوں 182
- دیدۂ تر کی صداقت کیا ہے 184
- خیر مانگوں تو شور اُٹھتا ہے 186
- اضطرابوں کی داستاں نکلے 188
- خار کو گُل بنا کے رکھتے ہیں 190
- آئینے اپنے گھر میں رہتے ہیں 193
- میرے قدموں میں میرا سایہ ہے 195
- عقل سے دل نے اختلاف کیا 197
- گم ہیں جانے کہاں گئے ہیں لوگ 199
- داستاں عشق کی سناتے ہوئے 201
- نالہ پیما پُر اضطراب آنکھیں 203
- اپنی بیکارگی سمجھتا ہوں 205
- چال دھوکا سراب کچھ بھی نہیں 207

•••

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

احمد منظور ــــ امکانات سے پُر شاعر

ــــ رفیق راز

پچھلی ایک دہائی میں کشمیر کے ادبی کینواس پر کئی نوجوان اردو شعرا نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا ہے۔ شاعروں کی یہ نئی کھیپ جدیدیت اور مابعد جدیدیت وغیرہ کے خانوں میں بٹی ہوئی نہیں ہے۔ یعنی یہ نقّادوں کے تنقیدی نظریات کے زیرِ اثر نہیں بلکہ اپنے ذوق کی تسکین کے لئے شاعری کر رہے ہیں۔ ان کے لہجے اور انداز میں کہیں روایتی رنگ تو کہیں معاصر آوازوں کا رنگ و آہنگ جھلکتا ہے۔ اکثر کے یہاں مشاعروں کے مقبول شعرا کا اثر بھی صاف نظر آتا ہے۔ مگر اس سب کے باوجود اس نئی کھیپ میں شامل تمام کم عمر شعرا ابھی اپنے منفرد اسلوب کی تلاش و جستجو میں سرگرداں ہیں۔ اس کھیپ میں شامل اکثر شعرا کے یہاں وہ چنگاری موجود ہے جو مستقبل میں شعلہ بننے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔ اور انہی نئے شعرا میں ایک شاعر کا نام ڈاکٹر احمد منظور ہے جس کے یہاں تخلیقی امکانات اپنے ہم عصر شاعروں سے نسبتاً زیادہ اور روشن ہیں۔ زیرِ نظر شعری مجموعہ ''برگِ سکوت'' احمد منظور کا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔ ان کی شاعری کی سب سے نمایاں خوبی ان کا سادہ، سلیس اور عام فہم طرزِ اظہار ہے۔ وہ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شعر کو خوامخواہ پیچیدہ بنانے کی سعی نہیں کرتے اور اپنے قاری کو کسی مشکل میں نہیں ڈالتے ہیں۔ان کے شعر کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے قاری کو کسی قسم کی ذہنی مشقت سے نہیں گزرنا پڑتا کیونکہ ان کا اسلوب اور لہجہ صاف، سادہ بامعنی اور دوٹوک ہے۔وہ کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معنی کی ترسیل پر یقین رکھتے ہیں۔ پہلے مجموعے کی طرح اس مجموعے میں بھی احمد منظور کا زبان کے ساتھ رویہ زیادہ تر رسمی ہی ہے۔یہ تاثر میرے ذہن میں ان کے پہلے مجموعے کے مطالعہ سے قائم ہوا تھا۔ان کا یہ دوسرا مجموعہ میرے اس تاثر کو کلی طور پر ابھی زائل نہیں کرسکا ہے۔احمد منظور کو استعاروں سے کوئی خاص شغف نہیں پھر بھی اس مجموعے میں کئی غزلوں میں کئی جگہوں پر ان کی پیکر تراشی اوران کا استعاراتی انداز اور تخلیقی رویّہ توجہ طلب ہے ایسا لگتا ہے کہ اب استعاروں اور پیکروں سے شعر کو مزید چمکانے کی طرف اس کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔جو ان کے فنی سفر کے لئے نہایت مبارک قدم ہے۔

احمد منظور کو اس بات کا احساس ہے کہ جب تک زبان کے ساتھ غیر رسمی اور تخلیقی رویّہ نہ ہو شعر میں معنی خیزی پیدا نہیں ہوسکتی۔اس سلسلے میں وہ زیرِ نظر مجموعے میں کوشاں بھی نظر آتا ہے اور اگر اس نے اپنی کوششیں جاری رکھیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد بھیڑ سے الگ ہو کر اپنے لئے الگ راستہ اور منفرد مقام بنانے میں کامیاب ہوگا۔

جہاں تک موضوعات کا تعلق ہے تو میرا ماننا ہے شاعری میں موضوعات کی کوئی خاص اہمیت نہیں کیونکہ شاعری نہ موضوعات کی ترسیل کے لئے کی جاتی ہے نہ ہی ان کو جاننے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔شعر کو اعلیٰ پایہ کا موضوع نہیں بلکہ انداز بیان بناتا ہے۔یعنی شعر میں کیا کہا گیا ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ اہمیت اس چیز کی ہے کہ شعر میں بات کس طرح کہی گئی ہے۔اس کے باوجود بھی موضوع کے بغیر شعر کا تصور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ممکن نہیں۔ کشمیر جن حالات اور جس کرب سے پچھلی کئی دہائیوں سے گزر رہا ہے اس کا عکس احمد منظور کی شاعری میں ہے تو ضرور مگر کم کم۔ وہ غم دوراں سے زیادہ غم جاناں کا شاعر دکھائی دیتا ہے۔ یہ ایک شعری انتخاب ہے جس کا احترام لازم ہے شاعر سے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کن موضوعات کو برتے اور کن کو چھوڑ دے شاعری بنیادی طور پر موضوعات کی شناخت کا ذریعہ نہیں بلکہ اندازِ بیاں کا فن ہے۔ اس زاویے سے دیکھا جائے تو احمد منظور کا اسلوب شعر کو موضوع سے بلند کر دیتا ہے۔

احمد منظور زبان و بیاں پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ شگفتہ بحروں کے استعمال نے ان کے کلام میں ایک دل نشیں روانی پیدا کی ہے۔ زیر نظر مجموعہ کا مصنف امکانات سے پر ہے۔ مجھے امید ہے کہ احمد منظور ابھی اردو ادب کو کئی اور معتبر اور یادگار شعری مجموعے عطا کرے گا۔ یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ادبی حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پزیرائی ہوگی۔

— رفیق راز

آئی۔ جی۔ روڑ۔ باغات سرینگر کشمیر

●●●

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

برگِ سکوت: ڈاکٹر احمد منظور

— کوثر مظہری

چلائی جائیں گی جنگ و جدل کی تدبیریں
پھر اپنے کاندھوں پہ تمغے سجائے جائیں گے
دن کے ہنگامے کچھ ایسے بھڑکے تھے
رات گئے تک آگ کے پیچھے بھاگی آگ

ڈاکٹر احمد منظور کے شعری مجموعہ 'برگِ سکوت' کا مسودہ میرے مطالعے میں ہے۔ اوپر ابھی جو دو شعر پیش کیے گئے ہیں ان کے تیور سے اندازہ ہوتا ہے کہ 'برگِ سکوت' کے پس پردہ کہیں کہیں انقلاب آسا تیور بھی ہے۔ جنگ و جدل اور آگ اور ہنگاموں کی باتیں یونہی نہیں ہو رہی ہیں۔ طنز کے تیور اور ہم عصر تقاضوں کو پیش کرنے والے اشعار بہت ہیں ؎

سورج سے اک ذرے نے کیا مانگی آگ   صحرا صحرا دریا دریا پھیلی آگ

دن بھر تھے محفوظ پرندے شاخوں پر   شام کے ہوتے ہی پیڑوں پر برسی آگ

روز جذبات قتل کر ڈالے   روز آنسو کو کہہ دیا پانی

کب یہ تفریق ختم ہو جائے   اس کے آنسو ہیں اور مرا پانی

کون سا جرم تشنگی سے ہوا   دشمن جان بن گیا پانی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ان شعروں میں تخلیقیت کی آنچ بھی ہے اور سچے انسانی جذبوں کی کارفرمائی بھی۔ کھوکھلے دعوے اور اَدھ کچری آرزوؤں کی فہرست سازی بھی نہیں ہے۔ آگ، پانی اور مٹی، یہ تینوں اجزا ہماری زندگی کے لیے اہم بھی ہیں اور ضروری بھی۔ ان تینوں اجزا کو مختلف شعرا نے اپنی اپنی فکری اپج اور تخلیقی استعداد کے مطابق پیش کیا ہے۔ مٹی ردیف میں بھی ایک طویل غزل ہے۔ مٹی کی اپنی بھی خوبی اور صفت ہے کہ تخلیق کا حصہ بنتے ہی اس میں چمک سی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اشعار ملاحظہ کیجیے

فیصلہ ہوسکا نہ پیکر کا — چاک پر گھومتی رہی مٹی

شہر کی دھول سے گزرتے ہوئے — یاد آتی ہے گاؤں کی مٹی

اب کوئی آسماں نہیں اُگتا — ہوگئی کیا زمین کی مٹی

روز تعمیر خواب کرتے رہے — روز اشکوں میں بہہ گئی مٹی

22 اشعار کی یہ غزل ہے۔ بیشتر اشعار میں ایک طرح کی کشش بھی ہے اور جذبوں اور تجربوں کے نشانات بھی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ اشعار احمد منظور کے وجود کی مٹی سے ہی اُگے ہیں۔ تصنع اور غیر ضروری ادق تراکیب اور لفظیات کے بجائے سہل اسلوب میں اشعار ہوتے چلے گئے ہیں۔ اردو غزل میں کوئی نیا مضمون پیدا کرنا مشکل ہے۔ پرانے مضمون میں ہی اگر ندرت اور جدت پیدا ہوسکے تو بڑی بات ہے۔ آگ، پانی اور مٹی کی طرح 'ہوا' کو بھی ردیف کے طور پر باندھا ہے۔ یہاں بھی احمد منظور نے کچھ اپنی سی جدت طرازی دکھانے کی کوشش کی ہے۔ یہ اشعار دیکھیے

پھر کوئی واردات سوجھی ہے — آگ کو یوں جگا رہی ہے ہوا

زور تتلی کا دیکھنے کے لیے — پیڑ پیہم ہلا رہی ہے ہوا

بس بہانے ہیں چھینک اور ہچکی — سانس کو آزما رہی ہے ہوا

دریا، سمندر، ساحل، صحرا، پرندے، شجر، پیڑ، بال و پر وغیرہ جیسی لفظیات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وادیٔ کشمیر کے انسلاکی پہلوؤں کو احمد منظور نے اپنی تخلیقیت سے ہم آمیز

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رکھا ہے۔ یہ محض الفاظ نہیں بلکہ ان میں جب تخلیقی قوت فکری ارتکاز اور شعور زیست سے ہم آہنگ ہوتی ہے تو زندگی اور کائنات کے کئی پہلو کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ چند اشعار دیکھیے ؂

انھیں ملال کہ دریا ہے پاسباں اپنا
ہمیں یہ رنج کہ ساحل پہ غرق آب ہوئے

کشاکشی میں یہاں بال و پر کی خیر نہیں
پرندے دوسری کوئی فضا تلاش کریں

کیسے جھلس گئے ہیں پرندے چنار کے
اتنے گھنے درخت کا سایہ کہاں گیا

بادِ صرصر سے ہیں اشجار بہت خوف زدہ
شاخِ نازک پہ نشیمن ہوں سلامت یارب

آج دریا ہے سمندر میں نڈھال
کل روانی میں تھے اترائے بہت

وادیٔ گل پوش صحرا کر گیا
اس طرح وہ مجھ کو تنہا کر گیا

مذکورہ بالا شعروں میں وادیٔ کشمیر کے نشانات ہیں جن کی بنیاد کسی افسانے پر نہیں بلکہ حقائق حیات پر رکھی گئی ہے۔ حزنیہ لَے میں احمد منظور نے وادیٔ کشمیر کے مختلف رنگوں کو پیش کیا ہے۔ اس گیت میں اگر اتر کر دیکھیے تو ایک ایسا کردار ابھرتا ہے جو بانسری کی حزنیہ لَے پر کچھ گنگناتا ہوا جا رہا ہے اور آس پاس کے نفوس گوش بر آواز ہیں۔ یہ بانسری والا خود شاعر کا وجودی کردار ہے۔ یہ کردار باہر اوڑھا ہوا نہیں بلکہ خود شاعر کے باطن میں جاگزیں ہے۔

مجرد اشیا کو بھی شاعری میں کردار بنا دیا جاتا ہے۔ پہاڑ، جھیل، دریا، ہوا وغیرہ۔ یہ شعر مجھے بہت اچھا لگا بلکہ بہت دیر تک اس کی قرأت کرتا رہا اور مجھے لگا جیسے دریا پہاڑ سے نہیں بلکہ انسان کا سینہ چیر کر نکل رہا ہے ؂

کتنا آزار پہاڑوں نے بھی جھیلا ہوگا
جب نئے راستے دریا نے نکالے ہوں گے

اسی طرح انسانی جذبات اور احساسات کو شعری پیکر عطا کیا ہے۔ انسانی جبلت کی جو ایک غیر مرئی دنیا ہوتی ہے، اسے بھی احمد منظور نے اپنی تخلیقیت کا حصہ بنایا ہے۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یہ اشعار ملاحظہ کیجیے

شہرِ غم میں قہقہے آزاد ہیں
روز پھیلاتا ہے یہ افواہ کون

خموشی نے بدل کر روپ اپنا
نیا اک شور برپا کردیا ہے

میرے احساس کو ہوا کیا ہے
ایسے ہنستا ہوں جیسے روتا ہوں

کام آیا نہ شور و غل کچھ بھی
خامشی نے جہاں شگاف کیا

کون سا عیب کھل گیا منظور
گھورتی ہیں جو بے حساب آنکھیں

اس طرح اگر بغور دیکھا جائے تو احمد منظور کی شاعری میں ان کے سچے احساس اور جذبوں کی پیش کش پیچیدہ اسلوب کے بجائے سیدھے سچے انداز میں ہوئی ہے۔ ان کی غزلوں کے اشعار میں کھردراپن کے بجائے ایک طرح کا شفاف اور ستھرا اسلوب ملتا ہے۔ بھونڈے پن کے بجائے وہ بہت ہی شائستگی کے ساتھ اپنے تجربوں اور مشاہدوں کو اپنی شاعری میں پیش کرتے ہیں۔ وہ تلخیِ حیات کو موضوع بناتے ہوں یا نیرنگیِ زمانہ کو، وہ حسن عشق کی واردات ومتعلقات کو پیش کرتے ہوں یا انسان کی سائیکی اور جبلت کو، وہ ہر جگہ ایک منجھے ہوئے اور سچے تخلیقی فنکار کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ آخر میں ان اشعار پر اپنی بات ختم کرتا ہوں

ہونٹ زحمت ابھی اٹھائیں کیوں
دے رہی ہیں ابھی جواب آنکھیں

تو کسی طور بھی نہیں آساں
زندگی میں نے اعتراف کیا

ہماری سانس میں کیا مسئلہ ہے
فرشتے کیوں بلائے جا رہے ہیں

کوثر مظہری

(شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی)

18 ستمبر 2025

●●●

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ڈاکٹر احمد منظور کی تخیّلی نیرنگیاں

— شبیر احمد شبیر

دبستانِ کشمیر کے جواں سال سخن سازوں کی طویل فہرست میں ڈاکٹر احمد منظور کا نام نمایاں ہے۔ اس تناظر میں کہ اُنھوں نے کثرتِ اسالیب میں اپنے بیان و اظہار کا انفراد اور مضمون وخیال بانی کا جداگانہ انداز متعارف کرنے کی حسبِ مقدور کوشش کی ہے۔ ''برگِ سکوت'' سے موسوم یہ غزلیہ مجموعہ حدّ اعتدال تک اُن کی اس کوشش کی بار آوری کا عندیہ دیتا ہے۔ لہجے اور تخیّل میں انفرادیت پیدا کرنے کے تئیں احمد منظور کے ظرفِ کاوش سے چھلکنے والی پہلی خوبی اُن کے غزلیہ اشعار میں نظر آنے والا لفظی تناسب اور توازن ہے۔ ان دو فنکارانہ اوصاف نے الفاظ سے منسلک صوتی اثرات کو جاذب احساس بنایا ہے۔ صوتی اثرات کی یہ جذابیت خوش بیانی سے عبارت ہو کر مذاقِ سخن سے سرشار افراد کو لطیف سوغات فراہم کرتی ہے۔

الفاظ کے تناسب وتوازن سے اُبھرنے والے سحر آمیز صوتی اثرات احمد منظور کے غزلیہ اشعار میں کہیں عیاں اور کہیں نہاں ہونے کا احساس اُبھرتا ہے۔ اس تناظر میں چند اشعار تمثیلاً ملاحظہ ہوں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گلشن کے سبوتاژ پہ ہے کون سا موسم
شبنم کی نگاہوں میں ہے خوں ناب پریشاں

کچھ موجِ ہوا باعثِ تشویش بنی تھی
کچھ خستہ کناروں پہ تھا سیلابِ پریشاں

تمہید کے برتاؤ سے کیا راز کھلا ہے
اوراق پہ ہیں پیکرِ ابوابِ پریشاں

دستک کسی نوید کی ہوتی نہیں کبھی
ویرانہ بنے گھر کا ستارہ اُداس ہے

پہلے شعر میں ''گلشن'' اور ''شبنم'' کا تناسب خیال بندی کو متوازن کرتا ہے۔ دوسرے شعر میں ''موجِ ہوا''، ''خستہ کناروں'' اور ''سیلاب'' کی تناسبی رعایت غور طلب ہے جو شعر کے سیاق وسباق کو اصل سے مجاز کی جانب کھینچ کر معانی ومطالب کی توسیع کی باعث بن جاتی ہے۔ تیسرے شعر میں ''تمہید''، ''اوراق'' اور ''ابواب'' کی کتابی صورت میں مناسبت شعری متن کو تہہ دار بناتی ہے۔ چوتھے شعر میں ''ویرانہ'' کے ''اُداس'' کی تناسبی صورت محورِ فکر بنتی ہے۔

فنّی سطح پر الفاظ کی مناسبت اور توازن سے ایک اور اُبھر آنے والی خوبی کو جمالیات نامی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ علومِ بلاغت کے ماہرین نے جمالیات سے پیوست معیارات کی دو اقسام بیان کی ہیں — معیارِ داخلی اور معیارِ خارجی۔ معیارِ داخلی سے حسن بیان اور لطفِ اظہار کی وہ جملہ خوبیاں مراد ہیں جو قارئین وسامعین کے ذوقِ سماعت کو محظوظ ومسرور کریں۔ معیارِ خارجی سے مراد الفاظ ومعانی سے متعلق وہ تصنیعی عمل ہے جس سے نمود پانے والے گوناگوں محاسن قارئین وسامعین کے مذاقِ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سلیم کو دعوتِ فکر دیں۔ اصطلاحِ بلاغت میں اس تصنیعی عمل کو صنائع بدائع سے موسوم کیا گیا ہے۔

احمد منظور کی غزلیہ سوغات میں ان دونوں جمالیاتی اقسام کے ہلکے پھلکے جلوے نظر آتے ہیں — داخلی معیار سے عبارت احمد منظور کے حسنِ بیان اور اظہاری لطف کی نشاندہی اُس تمہید سے ہوسکتی ہے جس کی رو سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے اور آرام و آسائش میں پلنے والے افراد کو غربت و عسرت اور ناداری و خستہ حالی میں جکڑے افراد کی مشکلات و مصائب کا نہ تو احساس ہوسکتا ہے اور نہ ہی اُن کی خستہ حالت کا مداوا کرنے کے تئیں اُن سے سوچ وِچار کی ہی توقع کی جاسکتی ہے — دوسری ادا سے یوں کہا جاسکتا ہے کہ سکون بخش پھولوں کی سیج پر محوِ خواب افراد خارزارِ مصائب میں کروٹوں میں رات کاٹنے والے افراد کی بے خوابی کا اندازہ نہیں کرسکتے — حیات و کائنات سے وابستہ اس حقیقت کو احمد منظور نے حسن بیان کا پیرہن اوڑھ کر کمال کی جاذبیت سے یوں پیش کیا ہے۔

دھوپ کو اپنے کمالات کی ہے فکر لگی
دشت کی مانگ کسی سمت سے بادل نکلے

''دھوپ'' کو امرا اور ''دشت'' کو عسرت زدہ غریبوں کا استعارہ مان کر درجہ بالا تمہید کی کامل اور اطمینان بخش تشریح ہوتی ہے۔

یہ تھا شعر کا داخلی جمالیاتی پہلو — اب شعر میں مضمر اُس خارجی جمالیاتی حسن کی نشاندہی بھی ہوجائے جو دوسرے مصرع میں لفظ ''بادل'' کی صورت میں شامل ہے۔ مصرع کے سیاق و سباق کے آئینے میں ''بادل'' بارش کا سبب ہے۔ اِس صورت میں ''بارش'' مسبّب ٹھہرتی ہے۔ گویا شاعر نے ''سبب'' سے ''مسبّب'' مراد لے کر لطیف انداز میں علمِ بیان سے متعلق ''مجازِ مرسل'' نامی اصطلاح استعمال کرکے اپنی تخیّلی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کاوش کو توجہ طلب بنایا ہے۔

شاعری کے خارجی جمالیاتی معیار کی ایک سوغات ''صنائعِ لفظی'' ہے۔ اس اصطلاح کا تعلق علم بدیع سے ہے — صنائع لفظی سے الفاظ سے مربوط حروف کی مختلف صورتوں کا اظہار مراد ہے۔ لفظوں کے حروف میں رونما ہونے والی صورتوں میں ایک صورت کو ''صنعتِ اشتقاق'' سے موسوم کیا گیا ہے۔ صنعتِ اشتقاق سے ایسے الفاظ مراد ہیں جن کا مادۂ اشتقاق مصدرِ واجد سے اخذ ہو جائے۔ یعنی یہ الفاظ ایک ہی مصدر سے مشتق ہوں — اس صنعتی تناظر میں احمد منظور کے شاعری مجموعے میں نظر آنے والے اشعار میں سے نمونہ کے طور پر یہ شعر ملاحظہ ہو۔

عدل مقتول کو اس طرح فراہم ہوگا
فیصلے قتل کے قاتل سے ہی ہوتے ہوں گے

شعر میں برتے گئے دو الفاظ ''مقتول''، ''قاتل'' ایک ہی مصدر سے نکلے ہیں۔ ایک اور لفظی صنعت ''شبہِ اشتقاق'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس صنعت سے ایسے الفاظ مراد ہیں جو حروف کی مشابہت کی وجہ سے ایک ہی مصدر سے ماخوذ ہونے کا گماں گزرتا ہے مگر حقیقت میں ان کا اشتقاقی مادہ یکساں نہیں ہوتا بلکہ یہ دو مختلف مصادر سے نکلے ہوتے ہیں — اس صنعت سے عبارت احمد منظور کے غزلیہ مجموعے کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

تعجب خیز منظر ہے یہ منظورؔ
کہ گل شبنم سے کیسے جل گیا ہے

شعر کے پہلے مصرع میں برتے گئے ''منظر'' اور ''منظور'' الفاظ کے حروف کی مشابہت دیکھ کر ایک ہی مصدر سے خروج پانے کا گمان گزرتا ہے۔ مگر اشتقاقی سطح پر یہ دونوں الفاظ جداگانہ مصادر کے حامل ہیں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لفظی صنائع کی ایک قسم تجنیس ہے۔اس صنعت کی کئی اقسام میں ایک صنعت کا نام ''تجنیس ناقص وزائد'' ہے۔اس تجنیسی قسم سے ایسے الفاظ مراد ہیں جن کی ایک جیسی حروفی ترکیب ہو لیکن ایک لفظ میں دوسرے لفظ سے ایک یا دو حروف کی کمی زیادتی ہو۔ ڈاکٹر احمد منظور کے غزلیہ مجموعے میں اس تجنیسی صنعت سے عبارت اشعار میں ایک شعر یوں ہے۔

مجروح میری روح وہ کرتا ہے اس طرح
ملحوظِ جان جسم کو آزار بھی نہیں

''مجروح''اور''روح''میں دو حروف کی زیادتی یا کمی ہے۔

جمالیات کے خارجی معیار کی جزئیات میں شامل معنوی صنائع میں ایک صنعت ''صنعتِ تضاد'' سے موسوم ہے۔اس کی کئی قسموں میں ایک قسم کی رُو سے کسی شعر میں برتے گئے دو الفاظ میں حقیقی سطح کا تضاد پایا جاتا ہے۔اس تضاد کو اصطلاح میں ''تضادِ ایجابی'' کہا جاتا ہے۔تضادِ ایجابی نامی اس صنعت کے جلوے ڈاکٹر احمد منظور کی شاعری میں نمایاں ہیں—اس تناظر میں کچھ اشعار پیش ہیں۔

حرفِ اقرار ہوں انکار نہ سمجھا جاؤں
میں کسی راہ میں دیوار نہ سمجھا جاؤں

ہونے لگے تھے شوق سے اندھے تمام لوگ
پھر روشنی نے جنگ لڑی تیرگی کے ساتھ

پہلے شعر میں''اقرار''اور''انکار'' دو متضاد الفاظ ہیں جبکہ دوسرے شعر میں ''روشنی''اور''تیرگی''ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

احمد منظور نے اپنے غزلیہ اشعار میں سہلِ ممتنع اسلوب میں بات کرتے ہوئے نہایت کم اور عامیہ استعارے استعمال کیے ہیں۔ اس لئے ان عامیہ استعاروں پر مشتمل اشعار کا تشریحی تذکرہ کرنا ضروری نہیں سمجھتا ہوں۔ اسی طرح تشبیہات کا برتاؤ بھی کم ہی دکھائی دیتا ہے۔

اپنے ہم عصر نوجوان شعرا کی طرح احمد منظور کی غزلیہ شاعری میں بھی روایتی اور جدید موضوعات کا امتزاج نظر آتا ہے۔ اس تناظر میں عمومی سطح کا ''عشق'' نامی روایتی جوہر احمد منظور کے کئی اشعار میں مستقل موضوع کی حیثیت سے شامل ہے۔ رموزِ محبت سے آشنا علماء نے محبت کے سات درجے گردانے ہیں۔ ان سات درجات میں ''عشق'' چھٹے درجے کا حامل قرار پایا ہے۔ ان علماء کے مطابق عشق سے محبت کی وہ افراط وفراوانی مراد ہے جس کا مزید ارتقا عاشق کو ''تیم'' نامی محبت کے ساتویں درجے پر متمکن کرتا ہے۔ ''تیم'' نامی محبت کے اس ساتویں درجے پر پہنچ کر عاشق کے دل میں محبوب کی صورت کے علاوہ کوئی اور شے نہیں رہتی اور وہ محبوب ہی کو اپنے جذبات و احساسات کا اثاثہ جانتا ہے۔ شاعر ہونے کی صورت میں عاشق محبوب کی تعریف و توصیف اور سراپا نگاری کو اپنا مستقل و مستمر اِشتغال بناتا ہے۔ احمد منظور کا خامۂ تخیل بھی محبت کی اسی افراط وفراوانی کا مظہر نظر آتا ہے۔

عشق میں کون سا مقام ہے یہ
میں تیرا نام گنگناتا ہوں

کمال یہ ہے کہ افراطِ محبت کے اس مقام پر پہنچ کر بھی احمد منظور کا شاعرانہ قلم متانت کا پاسدار رہا ہے۔ متانت کی اس پاسداری کا انداز اُن کا یہ شعر عیاں کرتا ہے۔

کچھ تکلّف رہے تو اچھا ہے
کچھ تقاضے حیا کے رکھتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

احمد منظور کا غزلیہ دائرہ محض چند مضامین وموضوعات تک ہی محدود نہیں ہے۔ اس دائرے میں حیات وکائنات سے متعلق دسیوں اور مضامین وموضوعات کو بھی سمویا گیا ہے۔اس طرح کے کئی متنوع مضامین وموضوعات سے احمد منظور کا فلسفیانہ ملکہ بھی ٹپکتا ہے۔اس طرح کا فلسفیانہ ایک شعر اُن کے شعری مجموعے میں یوں تحریر ہوا ہے۔

تنہا کہاں قیام کسی کی مجال ہے
اِک دوسرے کے دَم سے ہیں شمس وقمر جناب

احمد منظور کا یہ شعر علمِ معانی کی صنعتِ ایجاز کی ''قصر'' نامی قسم نمایاں کرکے اپنے سیاق وسباق کے تئیں دعوتِ فکر دیتا ہے۔قصر نامی صنعتِ ایجاز کی قسم سے کوئی ایسا جملہ یا عبارت مراد ہے جس کے الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں۔اس تناظر میں احمد منظور کے درجِ بالا شعر تک فہم رسائی کیلئے اُس منطقی حقیقت کا ادراک شرط ہے جس کی رُو سے حیات وکائنات کا نظام اس میں موجود داخلی اور خارجی عوامل کے باہمی تعاون سے رواں دواں ہیں۔اس تعاون میں لمحہ بھر بھی وقفہ آئے تو عالمِ سفلی کے جملہ معاملات درہم برہم ہوجائیں گے۔اسی بڑی حقیقت کو نہایت کم الفاظ میں احمد منظور نے شعر خاکہ میں پیش کرکے کہا ہے کہ عالمِ سفلی یعنی دنیا میں کس کی مجال ہے کہ محض اپنے بل بوتے پر اپنا وجود قائم رکھ سکے۔مخلوقات کے وجود کا قیام اور بقا اُن کے ایک دوسرے کی معاونت سے مشروط ہے۔میرے خیال میں ڈاکٹر احمد منظور اپنے ہم عمر شعرا میں پہلے شاعر ہیں جن کا دھیان اِس منطقی اور فلسفیانہ حقیقت کی طرف گیا ہے۔مضمونی وسعت کے تعلق سے یہ شعر احمد منظور کی زرخیز تخیّلی کی غمّازی بھی کرتا ہے۔

ڈاکٹر احمد منظور اس شعر سے میل کھاتے ہوئے مضمون کے حامل ایک اور شعر میں اس بات کا بھی اشارہ دیتے ہیں کہ اپنے وجود کے قیام وبقا کے تئیں باہمی معاونت کی فطری ہدایت پر جملہ مخلوقات کاربند ہیں مگر نہ جانے انسان ہی اپنے مفادات کو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

راجح جان کر اس فطری ہدایت سے کیوں منحرف دکھائی دیتا ہے۔

لوگ اپنے ہی مفادات میں حیراں ہوں گے
بے سبب کوئی مددگار کہاں ہوتا ہے

احمد منظورؔ شعرا کے اُسی طبقے سے متفق ہیں جو انسان کی تقدیر بدلی میں اُس کی سعی وکاوش کو لازم اور اہم عنصر گرادنتے ہیں۔اس تمہید میں اُن کے یہ اشعار قابلِ غور ہیں۔

تم اگر کوشش کوئی کرتے نہیں
آپ ہوں گے راستے ہموار کیوں

غیر ممکن ہے سدا مسئلے اُلجھے ہی رہیں
دوست کوشش سے کوئی راہ نکل آتی ہے

کوششیں کئی مواقع پر بار آور ثابت نہ ہوکر انسان کے ہمت وحوصلوں کو آزماتی ہیں۔ایسے میں انسان کی امکانی مایوسیوں کو زائل کر کے اُن کی حوصلہ اور ہمت افزائی کا خیال بھی احمد منظورؔ کو دامن گیر رہتا ہے۔

کوششیں رائیگاں یکسر ہی کہاں ہوتی ہیں
غیر ممکن ہے کہ ہر راستہ دلدل نکلے

کسی شاعر کی حد درجہ حساسیت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے آس پاس میں وُرُود پانے والے حالات کو شدت سے محسوس کرتا ہے۔احمد منظورؔ بھی اس حساسیت سے تہی نہیں ہے۔اس تعلق سے ان کے کئی اشعار توجہ رُبا نظر آتے ہیں۔

شہر آشوب سے ناواقف ہیں
وہ نہ سمجھیں گے قیامت کیا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عجب خاموشیاں ہیں شہر بھر میں
قیامت ایک سی شام و سحر میں

کاروبارِ شہر ہے کس طرز کا
خون آلودہ سبھی اخبار کیوں

سوچتا ہوں کہ دیکھتا کیا ہوں
میں ہوں حیران کیسے زندہ ہوں

آسمان و زمین حیراں ہیں
اتنی تیزی سے مر رہے ہیں لوگ

احتجاجی لہجہ بھی احمد منظورؔ کی شاعرانہ طبیعت کا جزوِ لاینفک ہے۔اس تناظر میں اُن کی راست گوئی اُن کے اشعاری اُسلوب کا خاصہ نظر آتی ہے ۔

سفید کہہ نہیں سکتا کبھی سیاہ کو میں
الگ خیال کا ہوں سوچنا جدا میرا

احتجاجی لہجہ سے پیوست اس راست گوئی سے لوگوں کی دشمنی کے نتیجے میں غم و آلام اور طرح طرح کے مصائب بھی شاعر کے درپے رہتے ہیں۔اس ضمن میں احمد منظورؔ یوں گویا ہیں ۔

تمام دوست مری ذات کے خلاف ہوئے
خطا یہی کہ اُنہیں آئینہ دکھایا تھا

احتجاجی مزاج کے حامل احمد منظورؔ کا لہجہ اخلاقی اور انسانی اقدار کی زوال پذیری دیکھ کر بھی سخت ہو جاتا ہے۔اس تعلق سے کہتے ہیں ۔

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آدمیّت سے جدا پہچان ہے
یہ ہمارے دور کا انسان ہے

کیسے کرتا وہ کسی کا احترام
جابجا جو خود کو رُسوا کر گیا

پہلے رشتہ تھا لازم و ملزوم
رابطہ اب فقط ضرورت کا

اپنی اقدار بھول بیٹھا ہے
آدمی ہے غلام شہرت کا

غمگساری ہے عہدِ رفتہ کی بات
اب محبت کہاں نباہ میں ہے

احمد منظورؔ کی غزلیہ شاعری میں کچھ اور موضوعات کا جھرمٹ بھی نظر آتا ہے۔ کہیں کہیں صوفیانہ اُسلوب کا پرتو بھی دیدنی ہے، تمنائی اور رجائی متن سے بھی کچھ اشعار آراستہ ہیں۔ ان جملہ موضوعات و مضامین کا تشریحی احاطہ کرنا اس مختصر تبصرے میں ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا اسی اختصار پر اکتفا کرتے ہوئے تہہ دل سے دُعا گو ہوں کہ ڈاکٹر احمد منظور کی غزلوں کا یہ مجموعہ زیادہ سے زیادہ عوامی مقبولیت پائے اور قارئین کی خاصی دلچسپی کا محور بنے۔ آمین!

وَآخِرُ دَاعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

شبیر احمد شبیرؔ

27 / ماہ اپریل 2025ء

ڈنگی وچہ، رفیع آباد

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ڈاکٹر احمد منظور کا شعری امکان

— ڈاکٹر خان محمد رضوان

شاعری اظہارِ ذات کا ایک مؤثر اور لطیف ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جہاں عقل و شعور سے نوازا ہے، وہیں ایک مخصوص طبقے کو تخلیق کی غیر معمولی صلاحیت اور قوتِ اظہار سے بھی آراستہ کیا ہے۔ یہی وہ وصف ہے جو ایک عام انسان کو تخلیق کار بناتا ہے اور اسی وصف کے سبب انسان کے اندر چھپی ہوئی جمالیاتی توانائیاں اور باطن کی کیفیات نمایاں ہو کر منصۂ شہود پر آتی ہیں۔ اگر انسان کو اظہار کی یہ قوت حاصل نہ ہوتی تو اس کی اندرون کی لطافتیں اور احساسات کی گہرائیاں کبھی ظاہر نہ ہو پاتیں۔ اس صورت میں تخلیق کار اور غیر تخلیق کار کے درمیان امتیاز مٹ جاتا اور انسان کے اصل جوہر کا تعین ممکن نہ رہتا۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ خالقِ کائنات نے اپنے بندے کو جہاں فہم و ادراک کی نعمت عطا کی، وہیں اسے احساس و اظہار کی تمیز بھی بخشی، تاکہ وہ اپنے محسوسات اور تجربات کو لفظوں کا جامہ پہنا کر دوسروں کے دلوں تک منتقل کر سکے۔ یہی اظہار کی قوت دراصل انسان کی تخلیقی شناخت ہے۔

قرآنِ مجید میں شعرا کے بارے میں ارشاد ہے: "وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

الْغَاوُونَ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ" یعنی شاعر خیالات کی مختلف وادیوں میں سرگرداں رہتے ہیں۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ شاعر دراصل ایک جستجو گر روح رکھتا ہے، جو فکر و احساس کی ان گنت وادیوں میں سفر کرتا رہتا ہے۔ وہ مشاہدات اور تجربات کو محض محسوس نہیں کرتا بلکہ انھیں تخلیقی قالب میں ڈھال کر ایک نئے معنیاتی جہان کی تشکیل کرتا ہے۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ شاعر اپنے تجربات و مشاہدات کو کس حد تک کامیابی کے ساتھ شعری پیکر میں ڈھالنے میں کامیاب ہوا ہے؟ اور کس درجے تک وہ اپنے احساسات کو تخلیقی سطح پر منتقل کر سکا ہے؟ اس کا فیصلہ خود شاعر نہیں بلکہ قاری کرتا ہے۔ کیونکہ تخلیق کی اصل قدر و قیمت اس کے قاری کی نظر میں متعین ہوتی ہے۔ قاری ہی وہ منصف ہے جو طے کرتا ہے کہ شاعر نے اپنی تخلیق کے ساتھ انصاف کیا یا نہیں اور اس کی فکری و جذباتی کیفیات قاری کے دل تک کتنی مؤثر انداز میں پہنچی ہیں۔

میں بحیثیت قاری پورے یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر احمد منظور ان شعرا میں سے ہیں جنھوں نے اپنے ذاتی مشاہدات، تجربات اور باطنی کیفیات کو نہایت خلوص اور فنی شعور کے ساتھ شعری قالب میں ڈھالا ہے۔ ان کے یہاں اظہار کی تازگی، جذبے کی سچائی اور احساس کی گہرائی نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ انھوں نے اپنے تجربات کا نہ صرف حق ادا کیا ہے بلکہ اپنی شاعری کے ذریعے قاری کے احساسات میں بھی ایک نیا ارتعاش پیدا کیا ہے۔ ان کے اشعار میں زندگی کی معنویت، وقت کی دھڑکن اور انسان کے داخلی اضطراب کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو ایک سچے شاعر کو زندگی کا ترجمان بنا دیتی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

رسیاں گردنوں کو گھورتی تھیں
جب بھی آواز اُٹھائی ہم نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پھولوں کی لاشیں کیوں ایسے بکھری ہیں
شبنم کے جذبوں میں کس نے بھر دی آگ

پھر اُسے ساحلوں نے قید کیا
دیکھتا تھا جو بھاگتا پانی

ایک تخلیق کی بقا کے لیے
آگ کو پھونکنی پڑی مٹی

بدلے ہوئے مزاج پرندوں کے دیکھ کر
خاموش ہو گئے ہیں شجر بولتے ہوئے

وہ تخلیق کار جو ایسے خطے میں سانس لیتا ہے جہاں صبح و شام کے مناظر تو دلکش ضرور ہیں، مگر ان کی رعنائیوں کے پس منظر میں انسانی روحوں کی چیخ و پکار گونجتی سنائی دیتی ہے، جہاں انسانیت دم توڑتی نظر آتی ہے، جہاں خوں ریزی محض کسی تہوار یا حادثے کی علامت نہیں بلکہ روزمرّہ کی زندگی کا معمول بن چکی ہے، وہاں کا تخلیق کار اپنے مشاہدے اور تجربے میں کشت و خون، الم و اضطراب اور زندگی کے زخموں کی داستان کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ ایسے معاشرتی ماحول میں پلنے والا فن کار جب قلم اٹھاتا ہے تو اس کے الفاظ میں درد کی نمی، دل کی دھڑکن اور سماج کی ٹوٹتی ہوئی سانسوں کی بازگشت خود بہ خود شامل ہو جاتی ہے۔ ایسا تخلیق کار اگر چاہے بھی کہ خون، چیخ اور کراہ کی دنیا سے آنکھیں چرا لے تو بھی اس کے اندر کا حساس انسان اسے ایسا کرنے نہیں دیتا۔ وہ اپنے اطراف کے بگڑتے ہوئے منظرنامے کو، انسانیت کے زوال کو اور انسان کے اندر کے حیوان کے بیدار ہونے کو دیکھتا ہے، محسوس کرتا ہے اور پھر اسی تجربے کی روشنی میں اپنی تخلیقات کو جنم دیتا ہے۔

میدانِ جنگ میں سانس لینے والا شاعر اگر کٹی پھٹی لاشوں، اجڑے چہروں، سسکتے بچوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اور شکستہ دل عورتوں کی بات نہ کرے تو وہ اپنی زمین سے، اپنی حقیقت سے منہ موڑ لے گا۔ بایں ہمہ ڈاکٹر احمد منظور کی شاعری کا امتیاز یہی ہے کہ انھوں نے ان دل خراش مناظر کا بیان ضرور کیا ہے، مگر اپنی تخلیق کو محض ایک کرب کی کھتونی بننے سے بچالیا ہے۔ انھوں نے درد کو صرف چیخ و پکار میں نہیں بدلا بلکہ اسے فن کی سطح پر نکھار کر جمالیاتی تجربہ عطا کیا ہے۔ ان کے یہاں المیہ ضرور ہے مگر اس المیے میں حیات کی دھڑکن بھی سنائی دیتی ہے، آہ ہے تو اس کے ساتھ امید کی کرن بھی ہے، اندھیرا ہے تو روشنی کی جستجو بھی۔ یہی وصف ایک بڑے تخلیق کار کی پہچان ہے کہ وہ اپنے ماحول کے زخموں کو صرف بیان نہیں کرتا بلکہ ان کا تجزیہ بھی کرتا ہے۔ وہ معاشرے کا ایک حساس جراح ہوتا ہے جو زخم دکھاتا بھی ہے اور ان پر مرہم رکھنے کا فن بھی جانتا ہے۔ ڈاکٹر احمد منظور کی شاعری میں یہی توازن، یہی شعور اور یہی فکری پختگی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے اپنے بکھرتے ہوئے معاشرے کے درد کو بڑی خوبصورتی، باریک بینی اور فنی شعور کے ساتھ پیش کیا ہے، جس کی وجہ سے ان کی شاعری محض درد و غم کی داستان نہیں بلکہ شعورِ انسانی کی ترجمان اور احساسِ حیات کی آئینہ دار بن گئی ہے۔ چند اشعار دیکھیں ؎

رنج و غم، حزن و اذیت و الم سوز و گداز
سانس کے ساتھ چلے آتے ہیں اندر سارے

ہائے وہ لوگ جو مرنا ہی نہیں چاہتے تھے
آسماں تو نے وہ مجبور تو دیکھے ہوں گے

آخر وہی تھے جان کے دشمن بنے ہوئے
جن کو شمار کرتے رہے خیر خواہ میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چلائی جائیں گی جنگ و جدل کی تدبیریں
پھر اپنے کاندھوں پہ تمغے سجائے جائیں گے

رکتا نہیں ہے سلسلہ شب خون کا کہیں
ڈھونڈے کوئی نجات دہندہ کہاں گیا

میری حیرت اس وقت دوبالا ہو جاتی ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ ایک ڈاکٹر، جس کی زندگی کا محور عموماً تجربہ گاہ، دوا، اور مریضوں کی نبض تک محدود ہوتا ہے، وہ مکتبۂ فکر وفن سے اس قدر گہرا لگاؤ رکھتا ہے کہ اپنے خونِ جگر کو نچوڑ کر تخلیق کی کیاریوں کو سیراب کرتا ہے۔ایسی جگہ جہاں بظاہر فن وادب کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ایک معالج کے لیے تو یہ فطری بات ہے کہ وہ اپنے پیشے کو ہی اپنی اوّلین ترجیح بنائے، کیونکہ یہی اس کے معاش کا وسیلہ ہے، اسی سے اس کی روزی جڑی ہے، اسی سے اس کے پیٹ کی آگ بجھتی ہے۔مگر جب یہی ڈاکٹر اپنی ذات کی اس محدود دُنیا سے نکل کر فن وادب کے وسیع آسمان کی طرف رُخ کرتا ہے، تو یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اس کے اندر ایک ایسا فنکار بیدار ہے جو صرف جسم کے زخم نہیں بھرتا بلکہ روح کے زخموں کا مرہم بھی رکھتا ہے۔اصل تخلیق کار وہ ہوتا ہے جو نفع ونقصان کے ترازو میں اپنے فن کو نہیں تولتا۔وہ نہ ریا ونمود کا اسیر ہوتا ہے اور نہ شہرت وصلے کا طلبگار۔وہ محض اپنے دل کی آواز سنتا ہے اور اپنے ضمیر کا پیرو ہوتا ہے۔یہی وہ وصف ہے جو ڈاکٹر احمد منظور کو اپنے ہم عصروں سے ممتاز بناتا ہے۔انھوں نے دنیا کی ہنگامہ خیزیوں سے بے نیاز ہو کر اپنے ضمیر کی غلامی قبول کی اور شعر وادب کی ترویج و اشاعت میں خود کو وقف کر دیا۔انھوں نے اپنی پیشہ ورانہ مصروفیات کے باوجود ادب کو صرف شوق یا مشغلہ نہیں سمجھا بلکہ ایک روحانی ذمہ داری کے طور پر نبھایا۔جب ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے ایسے افراد بھی، جو ہمہ وقت شعر وادب سے وابستہ رہنے کے باوجود، اپنے فن کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں، تو اس کے برعکس ڈاکٹر احمد منظور کی لگن اور ان کی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

علمی وفنی سچائی ہمیں حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ یہی سچائی ان کے فن کو زندہ رکھنے کے لیے کافی ہے۔ ان کی شاعری میں کوئی تصنع، بناوٹ یا محض لفاظی نہیں ملتی؛ ان کے یہاں خلوص، احساس اور صداقت کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں دل سے کہتے ہیں، اسی لیے ان کا کلام دل میں اُتر جاتا ہے۔

درحقیقت، ان کی شاعری کا منبع دل ہے اور اس کا مخاطب بھی دل۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار پڑھتے وقت قاری محض لفظوں سے نہیں بلکہ جذبوں سے ہم کلام ہو جاتا ہے۔ ان کے یہاں لن ترانی یا سطحی اظہار کی گنجائش نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان کے اشعار میں ایک ایسی ہم کلامی کا احساس پیدا ہوتا ہے جو سیدھا قاری کے دل سے مخاطب ہوتی ہے۔ ان کی زبان میں نرمی ہے، ان کے لہجے میں خلوص ہے اور ان کے مضامین میں سچائی ہے۔ یہی امتزاج ان کی شاعری کو دل آویز اور اثر آفرین بناتا ہے۔

اس طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر احمد منظور ایک ایسے تخلیق کار ہیں جنھوں نے طب کے میدان میں جسموں کی شفایابی کا سامان کیا اور ادب کے میدان میں دلوں کو زندگی بخشی۔ وہ اس بات کے مظہر ہیں کہ فن اور خدمت، دل اور عقل، پیشہ اور جذبہ، اگر ایک ساتھ چلیں تو انسان نہ صرف کامیاب ہوتا ہے بلکہ بامعنی بھی۔ ان کی شاعری اسی بامعنی زندگی کی آئینہ دار ہے، جہاں علم، احساس اور انسانیت تینوں ایک ہی قالب میں ڈھل کر ایک کامل فن پارہ تخلیق کرتے ہیں۔

نمونے کے اشعار پیش ہیں۔

دھوپ کو اپنے کمالات کی ہے فکر لگی
دشت کی مانگ کسی سمت سے بادل نکلے

فاتحہ پڑھتا ہوں ارمانوں پہ روز
خانۂ دل میں بھی قبرستان ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اتنی فرعونی کہاں سے آ گئی
کون سے قد کے برابر ہو گئے

کون بے چہرہ کھڑا ہے سامنے
آئنہ کیوں اس قدر حیران ہے

مہرباں ہے یہ کون سا موسم
خون آلود صحن گلشن ہے

ڈاکٹر احمد منظور کی شاعری میں ایک خاص طرح کی بیباکی، سچائی اور بے لاگ صاف گوئی جلوہ گر ہے۔ وہ ان شاعروں میں سے نہیں جو مصلحتوں کے حصار میں اپنی آواز کو محدود کر لیں یا سماجی دباؤ کے زیرِ اثر اپنی فکر کو دبا دیں۔ ان کی شاعری میں حق گوئی کی جرات اور صداقتِ احساس پوری توانائی کے ساتھ جلوہ افروز ہے۔ وہ معاشرتی سچائیوں کو چھپاتے نہیں، بلکہ انہیں فن کے آئینے میں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ تلخ حقیقت بھی حسنِ بیان کے پیرہن میں ڈھل کر قابلِ قبول بن جاتی ہے۔

ڈاکٹر احمد منظور کے ہاں شعر گوئی کا ایک تہذیبی قرینہ بھی موجود ہے۔ ان کے لہجے میں شائستگی، توازن اور سنجیدگی نمایاں ہے۔ وہ ادب کی روایت کو محض ورثے کے طور پر نہیں بلکہ فکری ذمہ داری کے ساتھ برتتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں نہ صرف تہذیبی شعور کی جھلک ملتی ہے بلکہ انسانی اقدار کی پاسداری کا بھی قوی احساس نمایاں ہے۔ ان کے یہاں اظہار میں سلیقہ اور اندازِ بیان میں وقار پایا جاتا ہے، جو ان کی فکری گہرائی اور تربیتِ ذوق کی علامت ہے۔ ان کی شاعری میں امکان کا وفور جا بجا محسوس ہوتا ہے۔ وہ کسی ایک جذبے یا خیال کے اسیر نہیں، بلکہ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اپنی تخلیق کا حصہ بناتے ہیں۔ ان کے ہاں جذبات تو ضرور ہیں، لیکن جذباتیت نہیں۔ وہ اس رو میں بہہ نہیں جاتے جو اکثر تخلیق کار کو سطحی یا مبالغہ آمیز بنا دیتی ہے۔ ان کے اشعار

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میں جذبہ بھی ہے اور ضبط بھی، یہی ضبطِ جذبات ان کی شاعری کو متانت، گہرائی اور وقار عطا کرتا ہے۔

ڈاکٹر احمد منظور کے کلام میں ایک سلسلہ وار ربط اور فکری تسلسل پایا جاتا ہے جو ان کی شاعری کو ان کے معاشرے، تہذیب اور ثقافت کی ڈور سے مضبوطی سے باندھے رکھتا ہے۔ وہ اپنے ماحول سے الگ تھلگ نہیں بلکہ اس کا زندہ اور باشعور حصہ ہیں۔ ان کے اشعار میں اپنی مٹی کی خوشبو، اپنی وادی کی تازگی اور اپنے لوگوں کے دکھ سکھ کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ وہ مقامی احساسات کو عالمی فکری افق سے جوڑ دیتے ہیں، جس سے ان کی شاعری میں ایک ایسی وسعت پیدا ہو جاتی ہے جو وادیِ بے کنار کا احساس دلاتی ہے۔ ان کے لہجے میں تازگی ہے، جس میں نہ مصنوعی چمک ہے نہ تصنع۔ ان کی زبان نرم، رواں اور دل کش ہے، جس میں خلوص کی شیرینی گھلی ہوئی ہے۔ ان کی شاعری پڑھتے ہوئے قاری کو ایک شیفتگی، ایک داخلی سرشاری کا احساس ہوتا ہے۔ جیسے شاعر کے احساسات قاری کے دل میں اُتر کر اسے ہم آہنگ بنا دیتے ہیں۔ یہی وہ وصف ہے جو ڈاکٹر احمد منظور کی شاعری کو اثر آفریں بناتا ہے۔

●●●

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پیش لفظ

''برگِ سکوت'' میرا دوسرا شعری مجموعہ ہے۔ اس سے قبل شاخِ خزاں پر ملول پرندے شائع ہوا جسے قارئین کی طرف سے بے پناہ پزیرائی حاصل ہوئی۔

وقت کی بدلتی گردشوں کے ساتھ ساتھ انسان بھی بدل رہا ہے۔ اس کے احساسات، تجربات اور مشاہدات مسلسل تبدیل ہو رہے ہیں۔ معاشرتی صورتِ حال تہذیبی وتمدنی روایات سے دور ہوتی جا رہی ہے۔ شخص پرستی، انا، بے روزگاری، آپسی تفرقات اور باہمی دشمنیاں بڑھ رہی ہیں۔ نتیجتاً انسانیت اور باہمی رشتے اپنی وقعتیں کھو رہے ہیں۔ ہم بھیڑ میں رہتے ہوئے بھی تنہا ہیں۔ زندگی کو آسان بنانے کی مشغولیت میں ہم خود اپنی ذات سے بھی کٹ رہے ہیں۔ ہماری زندگیاں رسمی ہو چکی ہیں۔ آغاز سے آج تک انسان جدوجہد میں مصروف ہے مگر اپنا تحفظ تلاش کرتے کرتے مزید غیر محفوظ ہوتا جا رہا ہے۔ ضرورتیں بدل رہی ہیں اور ان کے ساتھ انسان بھی بدلتا جا رہا ہے۔ اسی ردّ و بدل میں انسان اپنا وقار کھو چکا ہے۔ استحصال ہر شعبۂ زندگی میں رچ بس چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان تمام گردشوں اور تبدیلیوں کا معاشرت تہذیب وتمدن نیز ادب اور شاعری پر بھی گہرا اثر پڑا ہے۔ برگِ سکوت کی شاعری اسی تبدیلی کی ایک دستاویزی عکاسی ہے۔

شاعر وقت اور اپنے گردوپیش کے نشیب وفراز کو اپنی فہم وادراک، بصارت وبصیرت، قیاس والہام اور شعور کی روشنی میں محسوس کرتا ہے اور ان سے تخلیقات کی ایک کائنات آباد

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کرتا ہے۔اس کائنات میں روزمرہ کے آلام وتفکرات، مسرت وانبساط، حوادث ومصائب، تجربات ومشاہدات وقت کی گردش کے ساتھ رنگ بدلتے رہتے ہیں۔ انہی رنگوں سے بے شمار تصویریں ابھرتی رہتی ہیں۔ کچھ تصویریں لفظوں کی تراش خراش کے مراحل سے گزر کر آواز کا پیکر اختیار کر لیتی ہیں اور ہم پر واہوتی ہیں، اور کچھ مناظر لفظوں کے بس سے باہر رہتے ہیں اور خاموش صداؤں کا روپ دھار لیتے ہیں۔

شاعری جذبات، احساسات اور مشاہدات کی آواز ہے، ایک بازگشت ہے۔ جس پر ہمیں اعتبار کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی شاعری کے بارے میں زیادہ کہنا مناسب نہیں۔ میں نے صرف خاموشیوں کو آواز دینے کی کوشش کی ہے۔ میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں، اس کا فیصلہ قارئین کریں گے، اور مجھے اسی فیصلے کا انتظار رہے گا۔

میں تہہ دل سے معروف ادیب وشاعر محترم جناب رفیق راز صاحب کا شکر گزار ہوں جن کی رائے اور پزیرائی نے میرا حوصلہ بڑھایا۔ معروف ادیب، شاعر اور محقق جناب پروفیسر کوثر مظہری صاحب جنھوں نے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر اس مجموعے پر تقریظ تحریر کی، جس کے لیے میں ان کا ممنون ہوں۔ معروف ادیب، شاعر، محقق وتنقید نگار اور ماہرِ عروض ولسانیات محترم جناب شبیر احمد شبیر صاحب کی وسعتِ فکر و نظر ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کرتی رہی۔ جامیہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی دہلی سے وابستہ جناب محمد رضوان صاحب نے مدلل تبصرہ لکھ کر میری رہنمائی فرمائی، جس پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔

میں اپنے بچوں اور بالخصوص اپنی شریکِ حیات نگینہ منظور کا ممنون ہوں جن کی محبت، حوصلہ افزائی اور تعاون ہمیشہ میرے ساتھ رہا۔ اور آخر میں جناب اظہار ندیم، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی کا تہہ دل سے شکریہ کہ انہوں نے کمپوزنگ، ایڈیٹنگ اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور اپنے مفید مشوروں سے مدد کی۔

ڈاکٹر احمد منظور

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مجھ گنہ گار پہ ہو تیری عنایت یا رب
گڑگڑاتے ہیں مرے اشکِ ندامت یا رب

موسمِ زرد کا خدشہ نہ ہو خوشبو کو کبھی
پھول کو خوب دے کھلنے کی سہولت یا رب

لوگ ہر روز نئے فرقے بنا لیتے ہیں
ہائے! اب دین میں ہوتی ہے سیاست یا رب

اپنے اعمال سے لاچار ہوئے ہیں ایسے
آج جنگل کی ہے شہروں پہ حکومت یا رب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نورِ اخلاق سے ہر عقل کو روشن کر دے
ختم ہو جائے بڑھا دورِ جہالت یا رب

بادِ صرصر سے ہیں اشجار بہت خوفزدہ
شاخِ نازک پہ نشیمن ہوں سلامت یا رب

لالہ و گل سے ہوں آراستہ راہیں اُن کی
بانٹنے نکلے ہیں جو لوگ محبت یا رب

تیرے دربار سے کیا مانگیں سلیقہ ہے کہاں
تجھ کو معلوم ہے بندوں کی ضرورت یا رب

تیری عظمت کو شئے خاک بھلا کیا سمجھے
درگزر کیجیے خاطی کی شرارت یا رب

مجھ کو آتا ہے کہاں جھوٹ پہ تکیہ کرنا
راست گفتار ہوں دے اپنی حفاظت یا رب

صحتِ نفس، سمجھ، نام و نمود و فرحت
مجھ گنہ گار پہ کیا کیا ہے سخاوت یا رب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

موجِ طوفاں سے نہیں خوف کوئی تیرے طفیل
لوٹ آتی ہے مری کشتی سلامت یا رب

تیری درگاہ میں ہی مانگنے آئے منظورؔ
دین و دنیا کے لئے کام کی دولت یا رب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شور و شر کا شکار برگِ سکوت
دیدہ و دل پہ بار برگِ سکوت

دورِ وحشت کے سارے ہنگامے
ہیں ابھی برقرار برگِ سکوت

کھینچ کر اپنے گرد دیواریں
آپ اپنا حصار برگِ سکوت

خواہشوں کی خوشامدی میں کہیں
کام آیا ہوں یار برگِ سکوت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نرم لہجوں کی رسم و راہ میں ہے
گفتگو کا وقار برگِ سکوت

کُرۂ زمہریر شعلہ فشاں
کانپتا ریگ زار برگِ سکوت

جھومتے آبشار کیسے ہوئے
خامشی کا شکار برگِ سکوت

بھر سکا زخمِ آشنائی کہاں
مرہمِ اعتبار برگِ سکوت

گل زمیں پر ہنوز گریہ کناں
اک لرزتا غبار برگِ سکوت

دشتِ ظلمت میں روز ڈھونڈتا ہے
صبح کا اعتبار برگِ سکوت

پیش و پس کا رویّہ کیوں نہ کریں
ابتلا میں شمار برگِ سکوت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

روز حسرت سے دیکھتا ہے جناب
آرزو کا مزار برگِ سکوت

راکھ کے ڈھیر میں ہے پوشیدہ
تلملاتا شرار برگِ سکوت

اپنی پرچھائیوں پہ نادم ہے
اک دہکتا چنار برگِ سکوت

عقل کی مصلحت سے قائم ہے
قصرِ دل کا وقار برگِ سکوت

جانے کن حادثوں کا پروردہ
کو بہ کو سوگوار برگِ سکوت

روح کے دشت میں سدا منظور
پھونکتا ہے غبار برگ سکوت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سرائے رنج و الم کیا مقامِ راحت ہے
یہ زندگی تو شب و روز کی اذیّت ہے

فریب ہے جو نظر پُرسکون آتا ہوں
درونِ ذات مری خود سے بھی بغاوت ہے

مسرّتوں کا سماں ہے کہیں جہانِ الم
وصال و ہجر کا سودا بدستِ تہمت ہے

توقّعات سے منسوب کوئی عکس نہیں
کہ آئینوں میں بھی تھوڑی بہت کدورت ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گلہ نہیں ہے کہ آواز کیوں اُٹھائی ہے
تمھارے طرزِ بیاں سے مگر شکایت ہے

فریب کھانے کی عادت تو ہوگئی ہے ہمیں
وفا خلوص و محبت نری سیاست ہے

کہیں یہ جلوہ دکھانا، نظر نہ آنا کہیں
ہے دل لگی جو تمہاری، مجھے قیامت ہے

لہو ٹپکتا ہے خوشبو کی چشمِ پُرنم سے
جبینِ گل پہ نئے رنج کی عبارت ہے

ندائے وقت ہے منظورؔ احتجاج کریں
غلط یہ بات بہت صبر ہی غنیمت ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سرور و کیف کے منظر ہٹائے جائیں گے
تمام خوف کے عادی بنائے جائیں گے

گرائی جائے گی دیوار دستِ سازش سے
پھر اس کے سایے پہ ملبہ بچھاتے جائیں گے

دکھائے جائیں گے کیا کیا سراب آنکھوں کو
مذاق خواب ہمارے بنائے جائیں گے

شکایتوں کی صدائیں دبائی جائیں گی
خوشامدی سے مسلسل رِجھائے جائیں گے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہمیں قبول جو پھولوں سے پیشوائی ہو
مگر جو ہاتھ میں پتھر اُٹھائے جائیں گے

نظر ملا نہ سکیں گے ہم آئنوں سے کبھی
نگاہِ خود میں کچھ ایسے گرائے جائیں گے

ہمی بچائیں گے وحشت زدوں کی بستی کو
ہمی ٹھکانے کہیں پر لگائے جائیں گے

چلائی جائیں گی جنگ و جدل کی تدبیریں
پھر اپنے کاندھوں پہ تمغے سجائے جائیں گے

کبھی تو آئیں گے آسائشوں کے دن منظورؔ
تمام عمر نہ یونہی رُلائے جائیں گے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

زمیں مطیع مری آسماں کا شکر کروں
ملا جو مجھ کو مکاں لامکاں کا شکر کروں

مرا وجود تحفّظ کے دائروں میں سدا
جھلستی دھوپ میں اس سائباں کا شکر کروں

ہمارا نام جو آیا تمھارے نام کے ساتھ
میں کس طریق حسیں داستاں کا شکر کروں

نہ جانے کتنے بیاباں تھے منتظر میرے
بھٹکنے جو نہ دیا ہم عناں کا شکر کروں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یہ روز و شب کے جہاں تیرگی میں گم ہوتے
ہوئے درخشاں ترے ضوفشاں کا شکر کروں

ذرا بھی دیر ٹھہرنے کہیں نہیں دیتا
کہاں میں خوف زدہ کارواں کا شکر کروں

انہیں خلوص سے کچھ بھی تعلقات نہیں
بتائیں کیسے میں ان بدگماں کا شکر کروں

انہیں ملال کہ ان کا سخن گراں ہے مجھے
میں شش و پنج میں کس کس بیاں کا شکر کروں

وہ آزمائے نہ خاموشیاں مری منظورؔ
مرا یہ صبر کہ ہر امتحاں کا شکر کروں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عقل کے اسلوب سے کوتاہ کون
مرتکب ہے کفر کا اللہ کون

کون سیدھی راہ پر ہے گامزن
غور کرتا تُو کبھی گمراہ کون

رنگ و بو میں وصف جو کچھ بھی نہ ہوں
گُل پہ رکھے گا نگاہِ چاہ کون

دھوپ کی تحقیر کس بنیاد پر
چھینتا ہے چھاؤں کی یوں جاہ کون

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

درد کی پیمائشیں مشکل بہت
اور غمِ دل کی بھی ڈھونڈے تھاہ کون

شہرِ غم میں قہقہے آزاد ہیں
روز پھیلاتا ہے یہ افواہ کون

سامعیں آسودہ حالوں کے سبھی
پست کی سمجھے مرادِ آہ کون

آپ کو سچ بولنے کا ہے جنون
آپ جیسوں کے چلے ہمراہ کون

کیا خبر منظورؔ کب منہ پھیر لے
وقت کی سرشت سے آگاہ کون

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سورج سے اک ذرّے نے کیا مانگی آگ
صحرا صحرا دریا دریا پھیلی آگ

یخ بستہ ارمانوں پر کیا گزری تھی
رات تمھاری آنکھوں سے بہتی تھی آگ

فرمائش جب دل نے کی انگاروں کی
سامنے ہم نے رکھ دی ٹوٹی پھوٹی آگ

پھولوں کی لاشیں کیوں ایسے بکھری ہیں
شبنم کے جذبوں میں کس نے بھر دی آگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اب ہیں ان میں راکھ کے ٹیلے ہر جانب
جن آنکھوں میں برسوں دیکھی کھلتی آگ

پہلے مائل ہونا بھی رُسوائی تھی
اب پانی نے کس خواہش میں پکڑی آگ

دریا ندی جھیل سمندر شرمندہ
برفیلی چوٹی تک کیسے پہنچی آگ

ڈھونڈ رہی تھی پیہم کوئی راہِ فرار
کیوں تن کی تندور میں رہتی قیدی آگ

دن کے ہنگامے کچھ ایسے بھڑکے تھے
رات آگئے تک آگ کے پیچھے بھاگی آگ

پانی کا نذرانہ یکدم ٹھکرایا
تشنہ کاموں نے پی لی کچھ ایسی آگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دن بھر تھے محفوظ پرندے شاخوں پر
شام کے ہوتے ہی پیڑوں پر برسی آگ

آخر بجھنے پر ہی سرخم کر ڈالا
سینے میں منظورؔ جو برسوں تڑپی آگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دھوپ سے کیسے جم گیا پانی
خون کس بات پر بنا پانی

اک نئی شے وجود پائی ہے
کیسے پانی سے مل گیا پانی

کیا خلل ہے شعور کو درپیش
آگ کو کیوں سمجھ لیا پانی

پھر اُسے ساحلوں نے قید کیا
دیکھتا تھا جو بھاگتا پانی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

روز جذبات قتل کر ڈالے
روز آنسو کو کہہ دیا پانی

فصل کی آرزو نہیں رکھنا
تُو نے بنجر میں بو دیا پانی

آج کیوں دل ملول ہو اتنے
کل سراپا تھے جھومتا پانی

سلسلہ کھل گیا دراروں کا
اس قدر آنکھ سے بہا پانی

پہلے کچھ اور نام ہوتا تھا
اب ہے آنکھوں میں تیرتا پانی

ان دہکتے ہوئے علاقوں میں
دشت کس سمت ڈھونڈتا پانی

سوکھ جائیں نہ آرزو کے گلاب
روز گملوں میں ڈالنا پانی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کب یہ تفریق ختم ہو جائے
اس کے آنسو ہیں اور مرا پانی

پھول کے درد پر دلاسا تھا
دھوپ نکلی تو اُڑ گیا پانی

کون سی شکل اختیار کرے
اک معمہ بنا رہا پانی

پھر عجب پیاس کا شکار ہوا
جس کو حاصل سدا رہا پانی

کون سا جُرم تشنگی سے ہوا
دشمنِ جان بن گیا پانی

لوگ پہرے لگائے بیٹھے تھے
پھر بھی بستی میں گھس گیا پانی

زندگی کی مثال یوں منظورؔ
جیسے پسینا ہو کھولتا پانی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کیسی توقیر پا گئی مٹّی
روز شبنم نے چوم لی مٹّی

تھرتھراتی ہے کائناتِ حیات
جیسے بارود بن گئی مٹّی

رُخ ہے کیسا دکھایا پانی نے
آگ سے کیوں لپٹ گئی مٹّی

کب کہاں کیا بنا دی جائے گی
مخمصے میں پڑی رہی مٹّی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کم نہیں ہیں ہوا کے ہنگامے
یوں نہ پھیلا کشیدگی مٹّی

جو نہ بیداد تیرگی ہوتی
ڈھونڈتا کون روشنی مٹّی

کون یوں خود سے چاہتا ہے نجات
جابجا کس نے جھاڑ دی مٹّی

یہ جو چپکی ہوئی ہے ہڈیوں سے
اب یہی گُل رہی سہی مٹّی

کون سی شے تھی شاملِ باراں
سخت اتنی کبھی نہ تھی مٹّی

ایک تخلیق کی بقا کے لیے
آگ کو پھونکنی پڑی مٹّی

کچھ ہمیں بے بسی نے جکڑا تھا
کچھ تمھاری تھی آلسی مٹّی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فیصلہ ہو سکا نہ پیکر کا
چاک پر گھومتی رہی مٹّی

کانپتی ہے ذرا سی آہٹ سے
اس قدر تھی نہ واہمی مٹّی

شہر کی دھول سے گزرتے ہوئے
یاد آتی ہے گاؤں کی مٹّی

دن کی زرخیزیاں زوال میں ہیں
اور تنزّل میں رات کی مٹّی

ہاں وہی تھا زمین کا قاتل
جس کے ہاتھوں میں تھی لگی مٹّی

سنگ مرمر کی پوش بستی میں
اپنے اوسان کھو گئی مٹّی

اب کوئی آسماں نہیں اُگتا
ہو گئی کیا زمین کی مٹّی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

روز تعمیر خواب کرتے رہے
روز اشکوں میں بہہ گئی مٹّی

جسم و جاں کو تباہ کر ڈالے
سہل سمجھو نہ عشق کی مٹّی

وقتِ مشکل یہ فیصلہ ہوگا
کس آنکھوں میں ہے پڑی مٹّی

جلوۂ حسنِ جانِ جاں کی مثال
جیسے منظور چاندنی مٹّی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دیر سے بھنبھنا رہی ہے ہوا
کوئی کرتب دکھا رہی ہے ہوا

کوئی پندار تھا درختوں کو
روز پتّے اُڑا رہی ہے ہوا

کون سی شے فضا میں پھیلی ہے
یوں جو نتھنے جلا رہی ہے ہوا

زور تتلی کا دیکھنے کے لیے
پیڑ پیہم ہلا رہی ہے ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پھر کوئی واردات سوجھی ہے
آگ کو یوں جگا رہی ہے ہوا

بادباں سے نفاق ہے شاید
سو بہانے بنا رہی ہے ہوا

ساحلوں پر ہجومِ حیرانی
آگ پانی پہ لا رہی ہے ہوا

مست آنکھوں سے پی کے آیا ہوں
میں نہیں! ڈگمگا رہی ہے ہوا

بس بہانے ہیں چھینک اور ہچکی
سانس کو آزما رہی ہے ہوا

دیر لگتی نہیں بدلنے میں
وقت سے آشنا رہی ہے ہوا

درد انگیز قیدخانوں میں
روز آہ و بکا رہی ہے ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پہلے بے پر کیا پرندوں کو
اب قضا سے بُلا رہی ہے ہوا

کل یہ منظورؔ سوکھ جائیں گے
جن گُلوں کو کھلا رہی ہے ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہم لوگ سنگلاخ ڈگر پر چلے ہوئے
یونہی نہیں تھے آبلے تن پر لئے ہوئے

نیلام ہو رہے ہیں یہ کن خواہشوں کے خواب
کیوں شہرِ شور وشین میں ہیں میلے لگے ہوئے

بدلے ہوئے مزاج پرندوں کے دیکھ کر
خاموش ہو گئے ہیں شجر بولتے ہوئے

شکوے گلے ہی ہوتے کوئی غم نہ تھا مگر
خدشے ہیں اعتبار کو کیا کیا لگے ہوئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ممکن تھا آسمان سے ہوتے فرار ہم
ہوتے اگر نہ پاؤں زمین سے بندھے ہوئے

پہلے تو قہقہوں کی کوئی انتہا نہ تھی
رہتے ہو اَب اُداس کہ بچّے بڑے ہوئے

کچھ اس طرح سے رسمِ محبت ادا ہوئی
گل کا لیا جو نام تو کانٹے کھڑے ہوئے

اُٹھیں گی اتّہام کی کیا کیا نہ انگلیاں
کھل جائیں گے جو زخمِ تمنّا سلے ہوئے

دن کی تجلّیوں پہ اندھیروں کا راج ہے
لگتا ہے مدّتوں سے ہیں تارے بجھے ہوئے

بدلی ہے آفتاب نے منظورؔ اپنی سمت!!!
آئیں گے کیسے لوٹ کے لمحے گئے ہوئے

ဢဏ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وقت کی خاک اُڑائی ہم نے
زندگی یونہی گنوائی ہم نے

دن کے جنگل سے جب نکل آئے
رات بھر خیر منائی ہم نے

گفتگو کھونے لگی تھی توقیر
خامشی آگے بڑھائی ہم نے

رسّیاں گردنوں کو گھورتی تھیں
جب بھی آواز اُٹھائی ہم نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ایک لمحے کا شک کیا تھا سوال
دی ہے صدیوں سے صفائی ہم نے

سردمہری دکھائی پانی نے
آگ سے آگ بجھائی ہم نے

ناگہاں کیسے ہو گئی ہے بلند
تھی جو دیوار گرائی ہم نے

شور کچھ مسئلہ نہ بن جائے
چیخ اندر ہی دبائی ہم نے

اپنی طاقت سے خوب واقف تھے
مول لی پھر بھی لڑائی ہم نے

کوئی یوسف نہ کاروان میں ہو
ڈھونڈ لی راہ میں کھائی ہم نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جو زمینیں ہماری تھی ہی نہیں
بانٹ کھائیں وہی بھائی ہم نے

اس کی محفل سے کیا کہیں منظوؔر
کیسے تشریف اُٹھائی ہم نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یہ اعتبار کے چہرے نظر جو آتے ہیں
ضرورتوں کے مطابق بدلتے جاتے ہیں

خود اپنے آپ ہی ہم کو عروج حاصل ہو
خیال ایسے تمہیں کس جہاں سے آتے ہیں

جماعتوں میں جو تقسیم کر رہے ہیں ہمیں
وہ اختلاف مسلسل ہی بڑھتے جاتے ہیں

وفاشعار ہیں وہ اعتبار ہے لیکن
حضور وعدہ جو کرتے ہیں بھول جاتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کمی نہ آئے کسی طور تلخیوں میں کبھی
بہانہ پھر سے کسی بات کو بناتے ہیں

شکستہ حال شجر پر بہار آئی ہے
پرندے شام کو جب گھر کو لوٹ آتے ہیں

صلوٰۃ و صوم کے پابند ہم نہیں لیکن
خراب حال دلوں کو گلے لگاتے ہیں

گلہ اُنہیں ہے کہ عادی ہیں شور وغل کے بہت
ہمیں یہ حزن کہ ہر شک پہ آزماتے ہیں

سنا ہے اُن کو ذرا بھر بھی اختیار نہیں
یہ بات ہے تو ہمیں خواب کیوں دکھاتے ہیں

ملال کیوں نہ ہو منظورؔ راست گوئی پر
عجیب طرز عجب اعتراض آتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پیہم جو احتساب کے زیرِ نگیں ہوں میں
غم اور خوشی کے بیچ کہیں جاگزیں ہوں میں

باعث اک روشنی کہ درخشاں مرا وجود
تاریک جمگھٹوں میں کہیں بھی نہیں ہوں میں

فصلِ خزاں نے عزم ہواؤں پہ لکھ دیئے
گُل کو مگر گمان ابھی دِل نشیں ہوں میں

آہ و بُکا ہوں درد ہوں رنج و ملال ہوں
جور و جفا کے شہر میں کیا کیا نہیں ہوں میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دریا ہوں راستے ہیں مرے اختیار میں
صحرائے نامراد میں چبھتا یقیں ہوں میں

میرے مظاہرہ پہ کئی اعتراض ہیں!
موجب یہی ہے دوست کہ گوشہ نشیں ہوں میں

محفوظ آسماں کی بدولت مرا وجود
وہ نوعِ باوقار شکستہ زمیں ہوں میں

پھر آرزوئے منزلِ ہستی کہاں رہی
تم چھوڑ کر گئے تھے جہاں پر وہیں ہوں میں

آئینے کے کلام سے پیچاک پڑ گئیں
تھا عکس کا خیال کہ اب بھی حسیں ہوں میں

بازارِ زندگی میں ہوں ششدر کھڑا کہیں
سارا ہوا ہوں خرچ بچا کچھ نہیں ہوں میں

منظورؔ فیصلوں کے طرف دار جو نہیں
ایسے مباحثوں کا کہاں ہم نشیں ہوں میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

فراغتیں تھیں میسّر تلاش کرتے ہیں
ہمارے بھی تھے کہیں گھر تلاش کرتے ہیں

ہم اعتبار کے سایوں سے کس طرح پوچھیں
جھلس گئے ہیں کہاں پَر تلاش کرتے ہیں

ترے کلام کا مفہوم کیسے ہم سمجھیں
کہاں ہیں پیر کہاں سر تلاش کرتے ہیں

نگاہِ شوق کو افسردگی نصیب ہوئی
خیال و خواب کے منظر تلاش کرتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عجب نہیں ہے کہ دریافت ہوں نئے صحرا
درونِ قطرہ سمندر تلاش کرتے ہیں

وہاں گئے ہی نہیں ہم جہاں وہ مل جاتے
جہاں نہیں ہیں وہاں پر تلاش کرتے ہیں

کرے قبول جسے دل ہر ایک صورت میں
اس اعتبار کا رہبر تلاش کرتے ہیں

عجیب دل ہے متاعِ سرور ڈھونڈتا ہے
کہیں نہیں جو میسّر تلاش کرتے ہیں

فراغتوں کے زمانے کہاں گئے منظورؔ
جو صبح و شام برابر تلاش کرتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تدبیرِ تشنگی کا ارادہ کہاں گیا
ناراض کر کے دشت کو دریا کہاں گیا

جس کی صدا پہ آئے گھروں سے نکل کے لوگ
خاموشیوں کے درد کا مارا کہاں گیا

کیسے نظر میں آگئی بے چہرگی تمام
پہچان بن گیا تھا جو چہرہ کہاں گیا

رُکتا نہیں ہے سلسلہ شب خون کا کہیں
ڈھونڈے کوئی نجات دہندہ کہاں گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کیسے جھلس گئے ہیں پرندے چنار کے
اتنے گھنے درخت کا سایہ کہاں گیا

مانا ہر ایک آنکھ میں رکھا گیا چراغ
ہونا جو چاہیے تھا اُجالا کہاں گیا

اب قہقہوں کے بیچ پریشاں کھڑا ہوں میں
پہروں جو میرے ساتھ تھا رویا کہاں گیا

مسرور اَب نہیں ہیں تمہاری روش سے ہم
مانوس جس کے تھے وہ دلاسہ کہاں گیا

منظورؔ مصلحت کے تقاضے عجیب ہیں
تھا خود سے اختلاف جو اپنا کہاں گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کہاں اُڑا کے چلی ہے ہوا تلاش کریں
ابھی جو شاخ سے پتّا گرا تلاش کریں

اُصولِ وقت کی تقلید فرضِ عین صحیح
پگاہ و شام میں اچھا برا تلاش کریں

تمھیں بھی راس یہ تنہائیاں نہ آئیں گی
تعلّقات کا آ سلسلہ تلاش کریں

مرے گناہ کا باعث تمھاری جلوہ گری
خطا کے عین مطابق سزا تلاش کریں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

یہ اعتقاد کہاں سے ظہور پایا ہے
سب اپنی اپنی اَنا کا خدا تلاش کریں

کشاکشی میں یہاں بال و پر کی خیر نہیں
پرندے دوسری کوئی فضا تلاش کریں

مجھے خبر ہے وہ اب لوٹ کر نہ آئے گا
تسلّیاں ہیں مگر، نقشِ پا تلاش کریں

بنا ہوا ہے ابھی شہرِ گل کا حسن و جمال
کہیں تو ہوگا کوئی پارسا تلاش کریں

پریشاں سوچ ہے منظورؔ کیسی بندش پر
نئی سبیل نئی ابتدا تلاش کریں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سلسلہ وار تمناؤں کے جنگل نکلے
دلِ مضطر کی یہ فریاد کوئی حل نکلے

جانے کس یاد پہ اشکوں کی روش بدلی ہے
آج دریا کے سبھی ڈھنگ ہیں پاگل نکلے

دھوپ کو اپنے کمالات کی ہے فکر لگی
دشت کی مانگ کسی سمت سے بادل نکلے

کوششیں رائگاں یکسر ہی کہاں ہوتی ہیں
غیر ممکن ہے کہ ہر راستہ دلدل نکلے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مجھ کو ڈر ہے کہیں بے نور نہ کر دے دنیا
چشمِ گریاں سے تری روز یوں کاجل نکلے

وہ کوئی خواب ہے سایا ہے حقیقت کہ سراب
سامنے ہو کے بھی جو آنکھ سے اوجھل نکلے

کب تلک لوگ پس و پیش کی گردش میں رہیں
آرزومند کوئی فیصلہ افضل نکلے

ہم بھی ہوتے تھے کبھی موسمِ گُل کی رونق
زرد پتّوں سے یہ فریاد مسلسل نکلے

حال مت پوچھ مرے شہرِ فتن کا مجھ سے
بس یہ روداد کہ ہر سمت سے کربل نکلے

ایک دھڑکا ہے جو منظورؔ لگا رہتا ہے
جانے کس فکر کی پاداش میں پل پل نکلے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تاریکیوں کے جشن پہ شب تاب پریشاں
تعبیر کے آئینے میں ہیں خواب پریشاں

الزام ہے یہ کون سا توقیرِ ضیا پر!
کس بات پہ ہے خیمۂ مہتاب پریشاں

یہ کیسی عجب ذات کی تخلیق ہوئی جو
موہوم نتیجے پہ ہیں اسباب پریشاں

تمہید کے برتاؤ سے کیا راز کھلا ہے
اوراق پہ ہیں پیکرِ ابواب پریشاں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گلشن کے سبو تاژ پہ ہے کون سا موسم
شبنم کی نگاہوں میں بھی خوں ناب پریشاں

کچھ موجِ ہوا باعثِ تشویش بنی تھی
کچھ خستہ کناروں پہ تھا سیلاب پریشاں

کیا کیا نہ سہے ظلم و ستم خامشی سے ہم
اظہار کی تعمیل سے احباب پریشاں

یخ بستگی نے خوب کمالات دکھائے
اتنا تو نہ تھا آگ سے سیماب پریشاں

کس یاد نے سب زخم تروتازہ کئے ہیں
منظورؔ ہیں کس درد سے اعصاب پریشاں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سکونِ قلب میں تبدیل بے دلی ہو جائے
زہے نصیب جو منظور عاجزی ہو جائے

میں سوچتا ہوں کہ عنوان کیا رہے گا صحیح
کہانی ختم ہماری اگر ابھی ہو جائے

کبھی تو دشت بھی دریا کے التفات میں ہو
خزاں رسیدہ بنی شاخ پھر ہری ہو جائے

خوشی کی ایک جھلک بھی نہ پا سکے نہ سہی
ہجومِ غم میں کسی طور تو کمی ہو جائے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بدلتے وقت کا رکھتے ہیں لوگ خوب خیال
عجب نہیں ہے شناسا بھی اجنبی ہو جائے

گماں نے کیسی تمنا دعا سے کر ڈالی
گیا جو وقت کبھی اس کی واپسی ہو جائے

وہ دست گیری پہ آئے تو آگ بھی شبنم
غضب پہ آئے گھنی چھاؤں آگ سی ہو جائے

یہ بزدلی کی روش جو بحال رکھی گئی
کہیں یہ خوف نہ معمولِ زندگی ہو جائے

کئی اداسیوں کا ترجماں ہے برگِ سکوت
صدائے سوز سے منظور رتجگی ہو جائے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خیرہ ہوئی نگاہیں دمکتا شباب ہو
اے آفتابِ حسنِ ازل لا جواب ہو

بادِ صبا کا نور کا فصلِ بہار کا
شبنم کا آبشار کا جھرنوں کا خواب ہو

آئے نہ کوئی حرف ترے نام پر کبھی
توقیرِ لازوال ترے ہم رکاب ہو

دستار تو اُچھالتے ہو سب کی تم مگر
کچھ اپنی ذات کا بھی کبھی احتساب ہو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دن کا زمان ختم ہوا چاہتا ہے تم
حیراں ہے آفتاب ابھی محوِ خواب ہو

واقف تمھارے ظاہر و باطن سے میں بھی ہوں
مانا نگاہِ عام میں عزت مآب ہو

کب تک رہے گی تیرہ شبی اقتدار پر
تاریک بستیوں میں طلوع آفتاب ہو

بے کیف ہوگی عیش و طرب کے وفور سے
ہے زندگی میں لطف اگر اضطراب ہو

رشتے نبھائے جاتے ہیں منظورؔ اس طرح
جیسے فریب کاری بھی کارِ ثواب ہو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تاریکیوں کے غم میں اُجالا اُداس ہے
آنکھیں ملول اور نظارہ اُداس ہے

دستک کسی نوید کی ہوتی نہیں کبھی
ویرانہ بنے گھر کا ستارہ اُداس ہے

یہ کون موجِ زیست نے لاچار کر دیا
ڈل جھیل میں شکستہ شکارہ اُداس ہے

کیسے تمھارے شہر کی خوشیوں میں ہوں شریک
تم جانتے ہو گاؤں ہمارا اُداس ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دنیائے بے ثبات کی بازی عجیب ہے
جیتا جو فکرمند، جو ہارا اُداس ہے

سامانِ حشر کیسے بنی سرزمینِ گل
بادِ صبا کا قافلہ سارا اُداس ہے

دشتِ وجودِ ذات میں اُمید کا سبب
منظورؔ اس شجر کا سراپا اُداس ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بہم ہے وقت ابھی جو بہت غنیمت ہے
سنا ہے تاک میں کوئی نئی قیامت ہے

فضول شئے ہوں یہ احساس جم نہ جائے کہیں
مجھے خبر ہو کہاں پر مری ضرورت ہے

نہ پوچھ ہم سے کہ کس طرح دن گزرتے ہیں
خدا بچائے تمھیں جو ہماری حالت ہے

غمِ حیات نے رُکنے کہیں دیا ہی نہیں
ہر ایک لمحہ اذیّت کی کوئی ہجرت ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میں کیسی سادہ دلی کا مطیع ٹھہرا ہوں
جو سوچتا تھا گماں بھی کوئی حقیقت ہے

قدم قدم پہ سراب و فریب کا عالم
جہاں قرار تھی راحت وہاں اذیت ہے

گلہ نہیں ہے فقط دھوپ کے رویّوں سے
شجر کو اپنے ہی سایے سے بھی شکایت ہے

حضور قافلے کیسے یہاں سے گزرے ہیں
نگاہِ راہ جو مدّت سے محوِ حیرت ہے

ہمارے ساتھ وہ کچھ دن گزار لیں منظورؔ
بھرم کھلے گا کہ کشمیر کیسی جنّت ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دھوپ نے احسان گنوائے بہت
دیر تک سہمے رہے سائے بہت

سب کی قسمت میں کہاں عہد شباب
پھول یوں تو شاخ پر آئے بہت

بس قدم پہلا اُٹھانا دیر تھی
راستے پھر سامنے آئے بہت

مہرباں نے مدّعا پوچھا تو تھا
التجا کے ہونٹ تھرّائے بہت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دن کے مفروضات جو سمجھے نہیں
رات کے پہلو میں پچھتائے بہت

آج دریا ہیں سمندر میں نڈھال
کل روانی میں تھے اِترائے بہت

آئینے کی دسترس میں کچھ نہیں
آنسوؤں نے عکس دھندلائے بہت

چل دیے پھر اپنی تنہائی کے ساتھ
بھیڑ تھے اپنی جو کہلائے بہت

کیوں خزاں کی رسم سے شکوہ کریں
فصلِ گل میں زخم ہیں کھائے بہت

حوصلے تو ٹھان رکھے تھے کچھ اور
آزمانے مرحلے آئے بہت

کارگر منظورؔ مرہم ہے کہاں
زخمِ دل کو صبر بہلائے بہت

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

در پیش صبح و شام عجب حادثے رہے
جو سوچنا نہیں تھا وہی سوچتے رہے

مانا کہ اپنے آپ سے تھے بے خبر مگر
ہم لوگ دوسروں کو سدا آنکتے رہے

خدشہ نہیں تھا دھوپ کے اسلوب سے کوئی
ہم اپنے ہی سایوں سے سدا بھاگتے رہے

شاید ہے پتھروں سے بھی تیری قرابتیں
آئنے کیوں اُداس تجھے دیکھتے رہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مانا جدا ہوئے نہ کبھی لمحہ بھر بھی ہم
لیکن جو درمیاں تھے بڑے فاصلے رہے

دھوکا کبھی میں وصف نہ سمجھا اسی لیے
دنیا کو میری ذات سے شکوے گلے رہے

میں اس کو اپنا روحِ رواں سوچتا رہا
لیکن وہ میرے بارے جدا سوچتے رہے

منزل ہے کس طرف یہ کسی کو خبر نہ تھی
گمنام راستوں پہ قدم دوڑتے رہے

منظورؔ کوئی مالِ غنیمت تو ہو نہیں
آپس میں رنج و غم جو تجھے بانٹتے رہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مانا کوئی ہمارا خریدار بھی نہیں
ناراضگی سے کوئی سروکار بھی نہیں

دستور کس خیال کا ہے شہرِ شوق میں
کیوں لوگ زندگی کے طلبگار بھی نہیں

کیا کیا سبق نہ وقت سے سیکھے ہیں اس لیے
شاداں ہوں گل سے خار سے بیزار بھی نہیں

مجروح میری روح وہ کرتا ہے اس طرح
ملحوظِ جان جسم کو آزار بھی نہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کیجے نہ یوں جنون میں کوئی بھی فیصلہ
محفوظ سر نہیں ہے تو دستار بھی نہیں

مانا کہ اعتبار درختوں کو ہے مگر
لوٹ آئیں گے پرندے یہ آثار بھی نہیں

شہرِ فتن کے لوگ عجب مخمصوں میں ہیں
آزاد بھی نہیں ہیں گرفتار بھی نہیں

منظورؔ رنگ و بُو ہیں صعوبت کے ذیل میں
کیا گل کا نام خیر میں اس بار بھی نہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❁

سکوت ہوں کہ صدا ہوں مجھے نہیں معلوم
میں کیسی راہ چلا ہوں مجھے نہیں معلوم

مری سرشت سے کس فکر کی ہوئی تائید
حریف کس کا بنا ہوں مجھے نہیں معلوم

مرے سوال پہ کیا کیا جواب برسے ہیں
غلط نما کہ بجا ہوں مجھے نہیں معلوم

کبھی ہوں برف کبھی دھوپ کا میں آرزومند
میں کیسی شے سے بنا ہوں مجھے نہیں معلوم

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خطا ہوئی ہے کہاں دن کی پیش بینی سے
کہاں سے شب کو ملا ہوں مجھے نہیں معلوم

کیا ہے صرف مجھے وقت کس سلیقے سے
ابھی میں کتنا بچا ہوں مجھے نہیں معلوم

کہاں پہ میرے تصوّر نے ٹھوکریں کھائیں
کہاں قبول ہوا ہوں مجھے نہیں معلوم

ہوا کے کہنے پہ موجوں نے قتل و غارت کی
کنارے کیسے لگا ہوں مجھے نہیں معلوم

کہاں سمجھتا ہوں اپنی متاعِ جاں محفوظ
کہاں سے بھاگ رہا ہوں مجھے نہیں معلوم

ہے اتنا یاد کہ آندھی چلی قیامت خیز
شجر پہ ہوں میں گرا ہوں مجھے نہیں معلوم

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

طلوع ہوا تھا کہاں سے یہ آگہی ہے مگر
کہاں غروب ہوا ہوں مجھے نہیں معلوم

عبور کرنے ہیں منظورؔ مرحلے کتنے
کہاں پہ آکے رُکا ہوں مجھے نہیں معلوم

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دل لگایا ہے کس جہان سے تُو
میری سنتا نہیں ہے دھیان سے تُو

تہ زمیں نے کیا وجود اپنا
کیسے اُترے گا آسمان سے تُو

کیا غضب ساحلوں کا یاد نہیں
جو اُلجھتا ہے بادبان سے تُو

حوصلے کی سمجھ نہیں ہے، مگر
غیر واقف نہیں اُڑان سے تُو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اب کرے کیا بیان حال کوئی
پھر گیا ہے سبھی بیان سے تُو

تُو حقیقت سمجھ گیا ہوتا
ربط رکھتا نہ جو گمان سے تُو

میں بھی کرتا جو کاروبارِ فریب
دُور رہتا مری دُکان سے تُو

تو کسی کا بھی دل نہیں رکھتا
بات کرتا ہے کسی کی شان سے تُو

ہونے والے تمام حادثوں کا
پوچھتا کیا ہے خفتگان سے تُو

سوچتا ہوں تباہ کیسے ہوا
مجھ کو چاہا تھا جسم و جان سے تُو

تُو نہ سمجھے گا سوزِ دل منظورؔ
جا نکل جا مرے مکان سے تُو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عقیدتوں کا حسیں آئینہ سمجھتے ہیں
تمھاری رائے بھی ہم فیصلہ سمجھتے ہیں

بہت ہجوم ہے زخموں کا میرے سینے میں
اور ایک دل ہے جسے آبلہ سمجھتے ہیں

خلش اُسے بھی بچھڑنے کی میرے جیسی ہے
اسی گمان کو دل کی دوا سمجھتے ہیں

انہی کے سر ہے فریضہ ہمیں سمجھنے کا
جو مستطیل کو بھی دائرہ سمجھتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ذلیل اور ہو کیا ہم سیاہ بختوں کی
وہی غلط ہے جسے رہنما سمجھتے ہیں

تمہیں قسم ہے کہیں مجھ سے چھین مت لینا
یہ ہم نوائی جو ہم حوصلہ سمجھتے ہیں

محبتوں میں بٹھایا جو ان کو پلکوں پر
انھیں غرور انھیں ہم خدا سمجھتے ہیں

وفاشعار بہت کم ہی ایسے ہوتے ہیں
جو ایک شخص کو بھی قافلہ سمجھتے ہیں

ترے ضمیر کی فطرت جدا تو ہے منظورؔ
ترا مزاج مگر باخدا سمجھتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

راستہ عشق کا ہموار کہاں ہوتا ہے
آگ کا دریا یوں ہی پار کہاں ہوتا ہے

اک ذرا چوٹ بھی انجام دکھا دیتی ہے
آئنہ توڑنا دشوار کہاں ہوتا ہے

کتنے اوہام پہ ابہام کی تعزیر لگے
مدّعا کیا ہے یہ اظہار کہاں ہوتا ہے

بے توجہی یوں ہی ترجیح پہ رکھنی ہوگی
رابطہ آپ ہی آزار کہاں ہوتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جس نے آنکھوں کو حسیں خواب دکھائے ہوں گے
روز اُس شخص کا دیدار کہاں ہوتا ہے

رونقِ دنیا کے گرویدہ کبھی ہوتے نہیں
دشت پیماؤں کا گھر بار کہاں ہوتا ہے

غیر ممکن ہے کہ آنکھوں کی ضرورت نہ رہے
آسماں اتنا بھی ضوبار کہاں ہوتا ہے

لوگ اپنے ہی مفادات میں حیراں ہوں گے
بے سبب کوئی مددگار کہاں ہوتا ہے

باعثِ حظّ ہے جو منظورؔ میں کیوں سوچتا ہوں
دلِ آسودہ سے بیزار کہاں ہوتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نامہرباں نہ واقفِ احوال کیا جائے
یوں صبر کو نہ طرزِ انفعال کیا جائے

تصدیقِ خبر پر ہی اکتفا نہ کیجیے!
افواہ کی نیّت کا بھی خیال کیا جائے!

شیشہ گروں کی خوبئ حرفت سے پوچھیے
شیشۂ دل سے دور کوئی بال کیا جائے!

مجبوریٔ حالات کو سمجھا بھی کیجیے!
یونہی نہ دل کو خوگرِ ملال کیا جائے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ایسا نہیں کہ ہم پہ مہربان وہ نہیں
الجھن ہے کون زخم اندمال کیا جائے

پھر سے نہ جاگ جائے تمنّا کبھی کوئی
اُمید کے بدن کو یوں نڈھال کیا جائے

اب اعتبار کی کوئی صورت نہیں رہی
کیوں زندگی کو اور بھی وبال کیا جائے

تسکینِ دل جو اُن کو میسّر اسی طرح
بے شک یہ اضطراب ماہ و سال کیا جائے

بعد از وفات بھی زبانِ عام پر رہیں
منظورؔ کوئی کام باکمال کیا جائے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

غرورِ جاہ و حشم کے جو ہم رکاب ہوئے
وہ آسمان زمیں سے نہ بازیاب ہوئے

فغاں بلبل کو تو آساں نہیں بیان کرے
ہمارے شہر میں وہ سانحے جناب ہوئے

وہ ایک شرط بہانہ تھی آزمائش کی
شکست و ریخت سبھی شاملِ کتاب ہوئے

انہیں ملال کہ دریا ہے پاسباں اپنا
ہمیں یہ رنج کہ ساحل پہ غرقِ آب ہوئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

زبان گیری سے کیا کیا سوال اُٹھے تھے
وہ ہم نوا تھے مقابل کہ لاجواب ہوئے

چراغِ شام سے ہم کو کہاں کدورت تھی
نہ چاہ کر بھی اندھیروں کے انتخاب ہوئے

کچھ اس طرح بھی رہے اپنی ہی خلش کے شکار
فراغتوں کے زمانے خیال و خواب ہوئے

کسی دُعا کی ہے منظورؔ پاسداری فقط
نہیں تھے ذرّہ برابر بھی آفتاب ہوئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

لیتا اگر نہ دریا سمندر پناہ میں
ہوتا نہ آسمان و زمیں کے رفاہ میں

آخر وہی تھے جان کے دشمن بنے ہوئے
جن کو شمار کرتے رہے خیرخواہ میں

غفلت کی گہری نیند سے جاگے گا کب شعور
عقبیٰ ہی بھول بیٹھے ہیں دنیا کی چاہ میں

پھولوں کے آب و رنگ پہ ٹوٹی قیامتیں
گلشن کے سرگزشت ہے بلبل کی آہ میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آزاد ہونا چاہتے ہیں جبر و ظلم سے
بیٹھے ہوئے ہیں لوگ جو آرام گاہ میں

بحرِ خوشامدی تو نہیں شعبدہ کوئی؟
یوسف کو پھینک آتے تھے بھائی ہی چاہ میں

بارش کے التفات کہیں اور ہی رہے
صحرا کا انتظار رہا اشتباہ میں

اے حسنِ بے مثال کوئی فیصلہ تو دے
دل کا معاملہ ہے تری بارگاہ میں

الزام ایک مجھ پہ ہی کیوں ہے لگا ہوا
اُلجھا ہے سارا شہر سفید و سیاہ میں

منظورؔ کس خیال میں رہتے ہو ان دنوں
پتھر بنے ہیں آئنے کس کارگاہ میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تم حقیقت کو بھی افسانہ بنا سکتے ہو
آشنائی رہِ تفریق پہ لا سکتے ہو

میں نے مانا کہ سفر عشق کا عیاں ہے تمھیں
دشتِ تنہائی کا اندازہ لگا سکتے ہو

میں نے مانا کہ طبیعت ہے تری شعلہ فشاں
آگ بہتے ہوئے دریا میں لگا سکتے ہو

میں نے مانا کہ بہاریں ہیں اطاعت پہ تری
آنکھ کے صحرا کو گلزار بنا سکتے ہو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میں نے مانا کہ ترا ذہن ہے تخریب پسند
شہر آباد کو ویرانہ سکتے ہو

میں نے مانا کہ ہیں کہسار تری ٹھوکر میں
یہ بتا ریت کی دیوار گرا سکتے ہو

میں نے مانا کہ ہیں مٹھی میں تری دشت تمام
ایک قطرے میں سمندر بھی سما سکتے ہو

میں نے مانا کہ ستاروں سے مراسم ہیں بہت
چاند کو روز مری جھیل پہ لا سکتے ہو

میں نے مانا کہ خبر رکھتے ہو تم شورش کی
خامشی شہر کی تقریر میں لا سکتے ہو

میں نے مانا کہ ہواؤں پہ بھی قدرت ہے تمھیں
چاہ کی شمع کو بجھنے سے بچا سکتے ہو

دیکھ تنہا مجھے جینے کا ہنر آتا ہے
چھوڑنا چاہو مجھے چھوڑ کے جاسکتے ہو

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شور کا مدعا لکھنا تو بڑا کام نہیں
راز خاموشی کے تحریر میں لا سکتے ہو

جانتا ہوں کہ سلیقہ ہے یہ منظورؔ تمھیں
یعنی اُمید کے معیار پہ چھا سکتے ہو

ﷺ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وقت کی دھوپ میں سایے تو بدلتے ہوں گے
عقل کے ساتھ سدا قلب کے دھوکے ہوں گے

میں نے سیکھا ہی نہیں جھوٹ پہ تکیہ کرنا
لوگ کیا کیا نہ مرے بارے میں کہتے ہوں گے

پوچھتا کون ہے گرتی ہوئی دیواروں کو
کیا مرے بعد مرے ہونے کے قصّے ہوں گے

کتنا آزار پہاڑوں نے بھی جھیلا ہوگا
جب نئے راستے دریا نے نکالے ہوں گے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اتنا آساں تو نہ تھا عقل کا سودا کرنا
دل نے کیا کیا جو بہانے نہ تراشے ہوں گے

دھوپ کے پڑتے ہی گُل ہوتے ہیں شبنم کے چراغ
کب تلک آگ پہ پانی کے حوالے ہوں گے

کچھ تو برسات کی تدبیر بھی رہی ہے شریک
پیڑ تنہا ہی کہاں دھوپ سے سوکھے ہوں گے

ہم ترا شہر کبھی چھوڑنے والے تھے کہاں
یہ ارادہ جو ہوا ترک، تقاضے ہوں گے

عدل مقتول کو اس طرح فراہم ہوگا
فیصلے قتل کے قاتل سے ہی ہوتے ہوں گے

ہائے وہ لوگ جو مرنا ہی نہیں چاہتے تھے
آسماں تو نے وہ مجبور تو دیکھے ہوں گے

روز منظورؔ شب تیرہ یہی پوچھتی ہے
کیا کبھی قید سے آزاد اُجالے ہوں گے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

داستاں عشق کی سناتے ہوئے
اشک بہتے ہیں مسکراتے ہوئے

اپنی پہچان ہی گنوا بیٹھے
ایک کردار کو نبھاتے ہوئے

اب کوئی حادثہ نہ پیش آئے
تھک گئی سانس آتے جاتے ہوئے

اپنی آسودگی بتائیں کیا!
بک گئے قرض اک چکاتے ہوئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پھر بھی شبہات سر اُٹھائیں گے
عمر بھر سچ کو آزماتے ہوئے

جان محفوظ ہم نے سمجھی تھی
دوست اپنا تجھے بناتے ہوئے

کتنی آنکھوں کے چشمے سوکھ گئے
خواب تعبیر سے ملاتے ہوئے

انگلیوں کو سزائے موت ملی
ایک تصویر کو بناتے ہوئے

جسم کتنی گزند سہتا رہا
پاؤں زنجیر سے چھڑاتے ہوئے

نیت عکس واشگاف ہوئی
آئنے سے نظر بچاتے ہوئے

ہاتھ شل ہو گئے مرے منظورؔ
ایک دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❀

عمر کس غم میں گزاری کیا کہیں
روز و شب کی سوگواری کیا کہیں

ہجر کے شکوے گلے کیا کیا نہ تھے
وصل کی ہم اختصاری کیا کہیں

کیسے لکھیں اپنی روداد سفر
ہم سفر کی دلفگاری کیا کہیں

سرزنش کیا کیا نہ کرتا تھا دماغ
قلب کی بے اختیاری کیا کہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کیوں رقیبوں سے بڑھے ہیں ارتباط
دوستوں کی غم گساری کیا کہیں

درد انگیزی نہ دن کی پوچھیے
کس قدر تھی رات بھاری کیا کہیں

پھول جھڑنے کا تو موسم تھا نہیں
فصلِ گل کی انتشاری کیا کہیں

آشیاں محفوظ رہتا کب تلک
شاخ کی ناپائیداری کیا کہیں

ترک کرتا ہے وہ اپنی ضد کہاں
چشمِ تر کی انکساری کیا کہیں

چڑھتے دریا کا نہیں منظورؔ غم
ساحلوں کی اضطراری کیا کہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دل مرا بحرِ اشتباہ میں ہے
کیا تجھے سوچنا گناہ میں ہے

غمگساری ہے عہدِ رفتہ کی بات
اب محبت کہاں نباہ میں ہے

دن کی ژولیدگی ہمیں معلوم
شب کی تعذیب بھی نگاہ میں ہے

گل زمیں کی وہ دلکشی نہ رہی
اب صبا بھی فغان و آہ میں ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کون کس کو ہلاک کرتا ہے
اک تذبذب صفِ سپاہ میں ہے

دامنِ آسماں پہ بکھرا لہو
کوئی معصوم قتل گاہ میں ہے

آمدِ فصلِ گل پہ شاد نہیں
رنج بلبل کا سرد آہ میں ہے

بے گناہی کو ثبت کیسے کروں
اک خشیّت مرے گواہ میں ہے

توڑ دیجے کسی بہانے پر
یہ تعلق جو خوامخواہ میں ہے

وہ مزہ وصل میں محفوظ کہاں
لطف جو ہجر کی پناہ میں ہے

سر جھکائے کھڑے ہیں شمس و قمر
کون منظورؔ جلوہ گاہ میں ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

حرفِ اقرار ہوں انکار نہ سمجھا جاؤں
میں کسی راہ میں دیوار نہ سمجھا جاؤں

مصلحت ہے کہ کسی شخص کی رُسوائی نہ ہو
میں ہوں جو چپ تو گنہ گار نہ سمجھا جاؤں

کون سا جرم کیا ہے مجھے معلوم تو ہو
بے سبب دار کا حقدار نہ سمجھا جاؤں

گو کہ خاموشی سے مقصود ہے حجّت میری
خوف یہ بھی کہ پُراسرار نہ سمجھا جاؤں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

قیمتیں کیسی ہیں بازار میں اب جذبوں کی
شئے ہوں بکنے کی خریدار نہ سمجھا جاؤں

آرزو اپنی کہ ابہام سدا یونہی رہے
چاہتا ہوں میں مرے یار نہ سمجھا جاؤں

یہ شب و روز جو آپس میں لڑاتی ہیں ہمیں
اس سیاست کا طرف دار نہ سمجھا جاؤں

میں نے تکلیف دراڑوں کی نہیں سمجھی کبھی
سو میں اس کھیت کا حق دار نہ سمجھا جاؤں

یہ الگ بات کہ اب سانسیں بھی اُکتاتی ہیں
دل ہے زندہ سو میں بیمار نہ سمجھا جاؤں

فرقہ آرائیوں سے خود کو بچایا تو ہے
میں ہوں اس پار کہ اس پار نہ سمجھا جاؤں

میں وہی لکھتا ہوں جو وقت پڑھاتا ہے مجھے
سوچنے والو اداکار نہ سمجھا جاؤں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جو مرا جسم جھکا تم کو نظر آتا ہے
میری لاچاری، ثمر بار نہ سمجھا جاؤں

میری تکلیف پہ منظورؔ وہ غمگیں ہوں گے
خوابِ غفلت میں ہوں بیدار نہ سمجھا جاؤں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چشمِ گریاں میں ہیں آزار یہ منظر سارے
لوگ کیوں چھوڑ کے آئے ہیں کھلے گھر سارے

دوست ایسے تو گلے مجھ کو لگا لیتے ہیں
آستینوں میں مگر رکھتے ہیں خنجر سارے

ساقیا! پیاس بجھا سکتے نہیں جو میری
خاک ہو جائیں ترے شیشۂ و ساغر سارے

اپنی تعریف بھلا کیسے سمجھ لیتا میں
اس کی گفتار میں تھے طنز کے نشتر سارے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چھاؤں نے رکھے شرائط کے تقاضے کیا کیا
آج کیوں دھوپ میں بیٹھے ہیں گداگر سارے

شیشۂ دل کو جو محفوظ تھا سمجھا میں نے
تاک میں بیٹھے تھے ہر گام پہ پتھر سارے

لوگ تقسیم کیا کرتے ہیں خود بھی اپنی
وقت بھی رکھا کہاں ایک برابر سارے

رنج و غم، حزن و اذیّت و الم سوز و گداز
سانس کے ساتھ چلے آتے ہیں اندر سارے

خون آلود ہیں تعبیر کی آنکھیں منظورؔ
کام آئے ہیں کہاں خواب کے لشکر سارے

☙❧

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

پتھروں پر غلط الزام لگائے ہم نے
زخم پھولوں کی مراعات سے کھائے ہم نے

کتنی رُسوائیاں تعبیر کی تقدیر بنیں
خواب جب وقت کی دانست میں لائے ہم نے

جن کے ہونے سے تروتازہ رہی ہیں یادیں
اپنے کمرے سے وہ گلدان ہٹائے ہم نے

دھوپ کے شعلوں سے ہی جسم کہاں جھلسا ہے
آبلے مرہمِ شبنم سے بھی پائے ہم نے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آخری وقت سبھی خاک میں مل جاتے ہیں
تجھ سے ملنے کے بہانے جو بنائے ہم نے

کوئی احساس ہے جو قدموں کو شل کر بیٹھا
دھوپ میں جلتے ہوئے دیکھے ہیں سایے ہم نے

جانیں کس سوچ کی تعمیل میں راہیں بدلے
دشت کی سمت جو دریا تھے بڑھائے ہم نے

وقت کے ہاتھوں نے کیا کیا نہ کیئے وار مگر
آئینے شان کے ہر طور بچائے ہم نے

وصل کی رونقیں منظورؔ مقدّر میں نہیں
اپنی جانب تھے قدم روز بڑھائے ہم نے

ϨϪ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

روز اک کوفت مرے ذہن پہ چھا جاتی ہے
زندگی پھر بھی کسی چال سے بہلاتی ہے

غیر ممکن ہے سدا مسئلے الجھے ہی رہیں
دوست کوشش سے کوئی راہ نکل آتی ہے

کوئی منظر بھی سکوں بخش نہیں آنکھوں کا
روز وحشت مرے سینے سے لپٹ جاتی ہے

ان کی فطرت پہ کوئی حرف کہاں آتا ہے
اور مری ذات پہ الزام کہ جذباتی ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آئنہ اپنا تدبّر جو بیاں کرتا ہے
منظرِ چشم پہ تصویر پگھل جاتی ہے

کوئی رونق ہے نہ ہنگامۂ ہستی ہی کہیں
اتنی مخلوق سرِ شام کہاں جاتی ہے

کوئی آہٹ ہے نہ دروازے پہ دستک کوئی
اب یہ تنہائی ہی منظوؔر ملاقاتی ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

احوال ہو رہے بیاں بے دلی کے ساتھ
اشکوں کا اشتراک ہے بے جا ہنسی کے ساتھ

دل کے معاملات کو لب تک نہ لا سکے
گزری تمام عمر اسی بے بسی کے ساتھ

ہونے لگے تھے شوق سے اندھے تمام لوگ
پھر روشنی نے جنگ لڑی تیرگی کے ساتھ

حالات اختیار کی حد میں کبھی نہ تھے
یوں شور کی بنی نہ کبھی خاموشی کے ساتھ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

صدیوں تمام راستے ششدر بنے رہے
دھوکا تھا راہبر نے کیا رہبری کے ساتھ

الزام اس کے سر پہ ہے چیخ و پکار کا
جو قتل ہو رہا ہے بہت خامشی کے ساتھ

سایے ہیں صبح و شام کسی انتشار میں
چھیڑا ہے فتنہ ساز کوئی روشنی کے ساتھ

کیوں اتنے اشتعال تلک آگئے ہو تم
میں پیش آرہا ہوں بہت عاجزی کے ساتھ

میرے نصیب ہی میں نہیں ہے سکونِ قلب
کوئی گلہ نہیں ہے تری بے رُخی کے ساتھ

منظورؔ اس عزیز کی میں کیا مثال دوں
جیسے ہوں ہم کلام کسی اجنبی کے ساتھ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہر شخص امتحان میں شام و سحر جناب
انجامِ زندگی سے سبھی بے خبر جناب

معدوم ہو رہے ہیں بہانے نشاط کے
بیزار و سوگوار سبھی چشمِ تر جناب

تنہا کہاں قیام کسی کی مجال ہے
اک دوسرے کے دم سے ہیں شمس و قمر جناب

جس شاخ پر عقاب نے ڈیرہ جما لیا
معذور طائروں کا اسی پر ہے گھر جناب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ٹھنڈی ہوا نے اپنا ارادہ بدل دیا
اب دھوپ سے جھلستا رہے گا شجر جناب

کیا وقت کا مزاج بدلتا نہیں کبھی
حیران کیوں ہیں لوگ مجھے دیکھ کر جناب

کچھ مانگنے سے بیشتر آیا عجب خیال
لاچار خود بھی ہو نہ کہیں چارہ گر جناب

ہوگا شکستہ شہر بھی آباد پھر کبھی
اک انتشار میں ہیں پڑے بام و دَر جناب

اس آرزوئے دل کی ضمانت نہیں کوئی
اپنے مزاج کا ہی ملے ہم سفر جناب

منظورؔ کس خیال کے دھوکے میں آ گئے
تجھ سا فقیر ہوتا نہیں معتبر جناب

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

درد سے برسرِ پیکار کبھی یوں نہ ہوا
میں محبت میں گرفتار کبھی یوں نہ ہوا

سوچتا جب بھی تجھے روح شگفتہ ہوتی
میں تری یاد میں بیمار کبھی یوں نہ ہوا

جانے کس فکر میں اندیشہ بڑھا ہے اتنا
آئنہ عکس سے دوچار کبھی یوں نہ ہوا

تجھ کو پانے کی فقط ٹھان ہی لینی تھی مجھے
حوصلہ ہو کے بھی لاچار کبھی یوں نہ ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آج ترجیح پہ رکھا ہے ملاقات وہ کیوں
مجھ سے ملنے کا طلب گار کبھی یوں نہ ہوا

یہ الگ بات کہ تعبیر کے بوسے نہ ملے
خواب سے خواب بھی بیزار کبھی یوں نہ ہوا

میرے باطن نے بھی اب مجھ سے بغاوت کر دی
آپ کا چہرہ بھی اخبار کبھی یوں نہ ہوا

آج ہے تیری بدولت میری دنیا روشن
اس سے پہلے میں ضیابار کبھی یوں نہ ہوا

ختم ہوتا ہی نہیں ہے کسی صورت منظوؔر
آنکھ سے دشت نمودار کبھی یوں نہ ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مری وفا کا تماشا عجب بنایا تھا
جو شخص پلکوں پہ مجھ کو سدا بٹھایا تھا

یہ بات اور کہ جانا پڑا تھا جان سے ہی
غرور یہ کہ میں دستار تو بچایا تھا

تمام دوست مری ذات کے خلاف ہوئے
خطا یہی کہ انہیں آئنہ دکھایا تھا

سبب یہی ہے مری اضطراب حالت کا
کسی زباں پہ مرا نام تھرتھرایا تھا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آج ترجیح پہ رکھا ہے ملاقات وہ کیوں
مجھ سے ملنے کا طلب گار کبھی یوں نہ ہوا

یہ الگ بات کہ تعبیر کے بوسے نہ ملے
خواب سے خواب بھی بیزار کبھی یوں نہ ہوا

میرے باطن نے بھی اب مجھ سے بغاوت کر دی
آپ کا چہرہ بھی اخبار کبھی یوں نہ ہوا

آج ہے تیری بدولت میری دنیا روشن
اس سے پہلے میں ضیابار کبھی یوں نہ ہوا

ختم ہوتا ہی نہیں ہے کسی صورت منظورؔ
آنکھ سے دشت نمودار کبھی یوں نہ ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

مری وفا کا تماشا عجب بنایا تھا
جو شخص پلکوں پہ مجھ کو سدا بٹھایا تھا

یہ بات اور کہ جانا پڑا تھا جان سے ہی
غرور یہ کہ میں دستار تو بچایا تھا

تمام دوست مری ذات کے خلاف ہوئے
خطا یہی کہ انہیں آئنہ دکھایا تھا

سبب یہی ہے مری اضطراب حالت کا
کسی زباں پہ مرا نام تھرتھرایا تھا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کٹھن تھا قلبِ حزیں کا سکوں بہم ہونا
کوئی تو تھا جو گلے سے مجھے لگایا تھا

ہوا نے کون سی سازش نہ آزمائی تھی
پرندہ شاخ پہ جب آشیاں بنایا تھا

بڑے ہوئے تو ملے چپ کے مشورے مجھ کو
انہی سے جن کو کبھی بولنا سکھایا تھا

زمین کرنے لگی تھی محاسبہ اپنا
غرورِ آسماں کیوں درمیان آیا تھا

پھر اس کے بعد خزاؤں کے سلسلے گزرے
بس اک بہار نے منظورؔ جب رجھایا تھا

❦

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شک بڑھ گیا تو پَل میں نظارہ بدل گیا
آنکھوں میں حیرتیں کہ تماشا بدل گیا

ایسی سیاستوں سے لیا روشنی نے کام
سایوں کا لمحہ بھر میں سراپا بدل گیا

ناسور کی مثال ہو کیوں زخم کا مزاج
گہری رقابتوں کا مداوا بدل گیا

سوچوں میں آگہی تھی الگ کائنات کی
قیدِ قفس میں سارا ارادہ بدل گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دن کی قیامتیں بھی کہاں ایک سی رہیں
جو ابتلا میں شب کا حوالہ بدل گیا

تشویش میں پڑے ہیں نئی بستیوں کے لوگ
خانہ بدوشوں کا بھی گزارہ بدل گیا

تحریر کو گمان قلم شادمان ہے
عقدہ کھلا وجوہِ خلاصہ بدل گیا

کچھ دن سے کشمکش میں گرفتار ہے شفق
منظورؔ صبحِ دم کا ستارہ بدل گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ایک قطرے میں سما جائے سمندر کیسے
تشنگی دور ہو صحرا کی سراسر کیسے

آئنہ جس کی خوش آمد پر سدا رہتا ہے
سرِ آئینہ وہی عکس مکدّر کیسے

غمِ ہستی کے ہیں انبار مرے شانوں پر
بوجھ کچھ اور اُٹھا پاؤں میں سر پر کیسے

آسماں تیرا کمالات پہ جائز ہے غرور
خاک تشویش میں کہلائے گی کمتر کیسے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وقت ہر لمحہ جو مجبوری تھماتا جائے
چشمِ نم ناک میں ٹھہرے کوئی منظر کیسے

باعثِ فیض اگر ہوتیں ہوائیں ساری
سوکھتا فصلِ بہاراں میں گلِ تر کیسے

کتنے آزار سہے تنکے بہم کرنے میں
نام اب اور کسی کے ہو مرا گھر کیسے

صبر کا کون سا مرحم نہ لگایا ہوگا
درد سے آہ اُٹھی زخم کی شہ پر کیسے

ان اندھیروں کی ہر اک چال ہے معلوم ہمیں
جانتے بوجھتے کھائیں کوئی ٹھوکر کیسے

روگ منظورؔ ہے سنگین اُسے بھی کوئی
سوچتا میری اذیّت کو وہ پل بھر کیسے

❦

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کہانی مختصر اتنی ہی سب تھی
مسلسل آزمائش روز و شب تھی

لب و لہجہ تمھارا نرم کب تھا
ہماری آرزو کی خیر کب تھی

نہ جانے حشر کیا ہوگا سحر میں
قیامت سی الم انگیز شب تھی

خود اپنے حسن سے پوچھو کبھی تم
مری دیوانگی کیا بے سبب تھی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شریکِ غم تھے وہ میرے، یہ مانا
مگر جو مسکراہٹ زیرِ لب تھی

شکایت کیوں تمھارے پتھروں کو
ہمارے آئنوں میں کب طرب تھی

دیے کا عزم بھی تھا انتہا پر
ہوا کی کاروائی بھی غضب تھی

سمندر اس قدر ظالم نہ ہوتا
تمنّا دشت کی شاید عجب تھی

تعلق تھا یہی منظورؔ اپنا
تجھے میری مجھے تیری طلب تھی

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رات بھر آوارگی کرتا ہے چاند
چاندنی شکوہ کناں بدلا ہے چاند

اتنا سرکش تو کبھی دیکھا نہ تھا
جانے کیسی بات پر بگڑا ہے چاند

جھیل کی املاک بستی کھا گئی
اپنی بے ہوشی پہ شرمندہ ہے چاند

صبح کی تصویر کیوں ہے غمزدہ
اس قدر کس فکر میں رویا ہے چاند

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شریکِ غم تھے وہ میرے، یہ مانا
مگر جو مسکراہٹ زیرِ لب تھی

شکایت کیوں تمھارے پتھروں کو
ہمارے آئنوں میں کب طرب تھی

دیے کا عزم بھی تھا انتہا پر
ہوا کی کاروائی بھی غضب تھی

سمندر اس قدر ظالم نہ ہوتا
تمنّا دشت کی شاید عجب تھی

تعلق تھا یہی منظورؔ اپنا
تجھے میری مجھے تیری طلب تھی

ജ്ജ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

رات بھر آوارگی کرتا ہے چاند
چاندنی شکوہ کناں بدلا ہے چاند

اتنا سرکش تو کبھی دیکھا نہ تھا
جانے کیسی بات پر بگڑا ہے چاند

جھیل کی املاک بستی کھا گئی
اپنی بے ہوشی پہ شرمندہ ہے چاند

صبح کی تصویر کیوں ہے غمزدہ
اس قدر کس فکر میں رویا ہے چاند

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تیری زلفوں کی کجی کو آنکنے
دیکھ بل کھاتا ہوا نکلا ہے چاند

نور کے ساگر میں دھوکر قافیے
تیرے پیکر پر غزل لکھا ہے چاند

اس قدر ناراض کیوں ہے آفتاب
پاؤں کیسی راہ پر رکھا ہے چاند

روز کرتا ہے ادا تبدیل کیوں
کیا تمھاری ہی طرح دھوکا ہے چاند

روز زخموں پر چھڑکتا ہے نمک
کس تعلّق کی سزا دیتا ہے چاند

آسمانِ عشق پر منظورؔ غم
جھیل جیسی آنکھ میں پگھلا ہے چاند

ꕥ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کوئی در ہے کہ جہاں نالے سنے جاتے ہیں
یاد ہم لوگ ضرورت میں کئے جاتے ہیں

کون سا قرض اُٹھالائے تھے اسلاف کہ ہم
روز تاوان کے بدلے میں لیے جاتے ہیں

کون سی چاہ میں یوں رنگ بھرا جاتا ہے
پھول کیوں توڑ کے قربان کیے جاتے ہیں

کام آسان ہوا زورِ ہوا کا کیسے؟
شعبدہ کیا ہے دیے بجھتے چلے جاتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کوئی سازش ہے کہ تحسین کٹھن راہوں کی
آج پیروں کے بہت بوسے لیے جاتے ہیں

اس تحمّل کو بیاں کیسے کیا جائے جناب
مسکراتے ہوئے جو اشک پیئے جاتے ہیں

یہ الگ بات میسّر نہیں درماں کوئی؟
ہم وہ نالے ہیں جو ہر سمت سنے جاتے ہیں

تلخ لگتا ہے اگر راست تکلّم میرا
فکر مت کیجیے خاموش ہوئے جاتے ہیں

زندگی کتنی گراں بار بنی ہے منظورؔ
آج کل لوگ سہولت سے مرے جاتے ہیں

ജ©ഇ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نظر کو بارہا خود سے گلہ تھا
جسے جلتا ہوا سمجھا بجھا تھا

جہاں پر آرزو پر تولتی تھی
وہیں اک اشک بھی سہما ہوا تھا

طنابیں کٹ رہی تھیں لمحہ لمحہ
ہوا کا زور بڑھتا جا رہا تھا

کھلا ہم پر نہ یہ عُقدہ کبھی بھی
وہ پتھر تھا کوئی یا آئنہ تھا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اسی دم حادثہ بھی پیش آیا
ہوا سے جب شجر بہکا ہوا تھا

بالآخر خود ہی آنسو پونچھ ڈالے
میں کتنی دیر تک روتا رہا تھا

رہے منظورؔ سچائی گماں پر
تماشا روز ایسا ہو رہا تھا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شہر کے حالات بہتر ہو گئے
لوگ تکلیفوں کے خُوگر ہو گئے

اختلافِ رائے بڑھتی ہی رہی
ایک ہی گھر کے کئی گھر ہو گئے

ہم نے خاموشی کو جب ترجیح دی
رابطے پہلے سے بہتر ہو گئے

قصرِ شاہی پر تھا جن کو افتخار
وقت بدلا اور گداگر ہو گئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کیا پسِ پردہ کوئی سازش نہیں
آئنوں کے حق میں پتھر ہو گئے

صبر کا انعام پایا اس طرح
جو کبھی دیوار تھے دَر ہو گئے

عدلیہ سے طالبِ انصاف ہوں
آپ کیوں آپے سے باہر ہو گئے

التماسِ وصل پر کیوں اس قدر
ہجر کے الفاظ خنجر ہو گئے

اتنی فرعونی کہاں سے آگئی
کون سے قد کے برابر ہو گئے

کام آئے جب کسی کے پیاس میں
ایک قطرے سے سمندر ہو گئے

یاد کو آیا نظر منظورؔ کیا
دھندلے کیوں سارے منظر ہو گئے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عجب خاموشیاں ہیں شہر بھر میں
قیامت ایک سی شام و سحر میں

نکل آتے عذابِ شب سے لیکن
اذیّت کچھ زیادہ تھی سحر میں

مسلسل سبز پتّے گر رہے ہیں
ہُوا ہے روگ پیدا کیا شجر میں

خلاصہ کیجئے ہر حادثے کا
کہانی ختم کیوں ہو مختصر میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

در و دیوار سے میرا تعلق!
کہ جیسے غیر ہوں اپنے ہی گھر میں

ملے ہیں خاک میں بس اک خطا سے
مقام اپنا تھا چشمِ معتبر میں

مکیں کی ہے الگ تشویش منظورؔ
تذبذب اور ہی دیوار و دَر میں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

وادیٔ گل پوش صحرا کر گیا
اس طرح وہ مجھ کو تنہا کر گیا

پُرسکوں گزری تھی صدیاں ہجر کی
وصل کا دم حشر برپا کر گیا

کون سی تعمیل میں ہے آفتاب
وقت سے پہلے سویرا کر گیا

طالبِ انگور تھا میں، اور وہ
زخمِ خنداں اور گہرا کر گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

زندگی جس کو بہت محبوب تھی
موت کی کیسے تمنّا کر گیا

عقل کی تردید کرنے کے لیے
دل بہانے ہائے کیا کیا کر گیا

کیسے کرتا وہ کسی کا احترام
جا بجا جو خود کو رُسوا کر گیا

بڑھ رہی ہیں روز لاپرواہیاں
وہ مجھے منظورؔ خود سا کر گیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شعبدہ بازوں کا شہرہ کس لیے
بن گیا قاتل مسیحا کس لیے

ہاتھ آیا ہے کسی کے آفتاب
روز پرچھائی کا پیچھا کس لیے

عالمِ احساس گھبرایا ہوا
لوگ اتنے آبدیدہ کس لیے

جرأت تکرار تو سینے کی تھی
پیٹھ میں خنجر اُتارا کس لیے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جائزہ اپنا بھی لے لیتے کبھی
روز کرتے ہو تماشا کس لیے

دشت کی درخواست تو کچھ اور تھی
روک رکھا تُو نے دریا کس لیے

گلستاں سے کیا تری بنتی نہیں
ڈھونڈنے نکلے ہو صحرا کس لیے

زندگی تو قتل کر دے گی تمھیں
اس پہ مرنے کی تمنّا کس لیے

اب شجر کا سوکھنا ہے ناگزیر
لوٹ آیا ہے پرندہ کس لیے

جانے وہ منظوؔر کیوں ہے بدگمان
روز ہو جاتا ہے رُسوا کس لیے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آدمیّت سے جدا پہچان ہے
یہ ہمارے دَور کا انسان ہے

تیر کر نکلیں بھنور سے ہم تو کیا
منتظر ساحل پہ بھی طوفان ہے

زندگی کی کیا تمنّا کیجیے
زندگی ہی موت کا سامان ہے

فاتحہ پڑھتا ہوں ارمانوں پہ روز
خانۂ دل میں بھی قبرستان ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عقل کا کہنا سمجھتا ہے مخول
جا تمھارا دل بہت نادان ہے

حاشیے پر رکھ دیا ہے جو مجھے
میری ہر تحریر کا عنوان ہے

بات کرنے کی روش ہوتی ہے کیا
تُو ابھی اس بات سے انجان ہے

کون بے چہرہ کھڑا ہے سامنے
آئنہ کیوں اس قدر حیران ہے

کیا ہوا منظورؔ وہ پیغام بر
رابطے کی راہ کیوں سنسان ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سمندر کیوں سکھائے جارہے ہیں
نئے صحرا اُگائے جارہے ہیں

شجر کی اور بھی تفتیش ہوگی
ابھی پتّے اُڑائے جارہے ہیں

ارادے لوٹ جانے کے، ہوئے کیا
سفینے کیوں جلائے جارہے ہیں

پُرانے ہوگئے بیکار شاید
نئے چہرے لگائے جارہے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نہیں نام و نشاں تک منزلوں کا
فقط رستے تھکائے جا رہے ہیں

فلک پر کیا کوئی جنگ و جدل ہے
ستارے کیوں گرائے جا رہے ہیں

مداوا کر نہیں پاتے زیاں کا
دلاسے ہی دلائے جا رہے ہیں

نئی خواہش کے دم جھانسے میں آ کر
پرانے خواب ڈھائے جا رہے ہیں

نتیجہ بعد میں تجویز ہو گا
ابھی نقطے ملائے جا رہے ہیں

ہماری سانس میں کیا مسئلہ ہے
فرشتے کیوں بلائے جا رہے ہیں

اُنہی لوگوں سے ہیں منظوؔر ترساں
گلے سے جو لگائے جا رہے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

بجھا تھا میں وہ روشن کر دیا ہے
مجھے جو مجھ سے بہتر جانتا ہے

نظر آتا نہیں انسان کوئی!
یہ جنگل دُور تک پھیلا ہوا ہے

کسی شورش میں وہ دم توڑ بیٹھی
دریچہ جس صدا کو ڈھونڈتا ہے

نتیجہ یہ کہ جس سے دل لگایا
وہ اب جاں کا تقاضا کر رہا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سبھی کردار آخر قتل ہوں گے
کہانی کا خلاصہ ہو گیا ہے

کمی کیا پڑ گئی اک آبِ جو سے
سمندر آج کیوں سکڑا ہوا ہے

خموشی نے بدل کر روپ اپنا
نیا اک شور برپا کردیا ہے

وہی دم گھوٹ دے گی بے دلی سے
دیے کو جس ہوا کا آسرا ہے

تعجب خیز منظر ہے یہ منظورؔ
کہ گل شبنم سے کیسے جل گیا ہے

ജ്ഞ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تھرتھراتا ہے ترا اظہار کیوں
بن گئیں آسائشیں آزار کیوں

تم اگر کوشش کوئی کرتے نہیں
آپ ہوں گے راستے ہموار کیوں

کون سی یادوں نے بانہیں کھول دیں
دیکھتے ہو تم درودیوار کیوں

جذبۂ اُلفت کا شیوہ کیا ہوا
عشق بکتا ہے سرِ بازار کیوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کاروبارِ شہر ہے کس طرز کا
خون آلودہ سبھی اخبار کیوں

باعثِ تکلیف ہو جو اور بھی
کھائے گا ایسی دوا بیمار کیوں

انتشارِ شب نے کیسی راہ لی
کشمکش میں صبح کے آثار کیوں

چاک پر سایوں کے پیکر ہیں اگر
دھوپ سے تنگ آئی ہے دیوار کیوں

داستاں میں پڑ گیا کیسا نفاق
اتنے شک آور سبھی کردار کیوں

شاخ پر محفوظ برگ و بر، مگر
مہرباں ہو ہر ہوا کا وار کیوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سوچنا انجام تھا آغاز میں
اب پریشاں قافلہ سالار کیوں

کیا ہوا منظوؔر رسمِ اعتبار
اس طرح مدّمقابل یار کیوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

صاف اگر نیتّوں کا درپن ہے
بات کرنے میں کیسی الجھن ہے

فاتحہ روز پڑھتا رہتا ہوں
بے بسی آرزو کا مدفن ہے

کوئی صورت بھی راس آتی نہیں
زندگی سے عجیب اَن بن ہے

سخت مشکل ہے فیصلہ کرنا
کون رہبر ہے کون رہزن ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

راکھ ہو جائے گا کسی بھی وقت
یعنی بارود پر نشیمن ہے

بے حسوں کو غرض نہیں کہ شدید
دھوپ ہے یا برستا ساون ہے

ٹوٹتا ہے ذرا سی چوٹ سے بھی
دل بھی مٹّی کا کوئی برتن ہے

مہرباں ہے یہ کون سا موسم
خون آلود صحنِ گلشن ہے

کل تھی اُودھم یہاں تمنّا کی
آج ویران دل کا آنگن ہے

اب کے کشمیر میں میاں منظورؔ
سانس لینا کمال کا فن ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خود پسندی عروج پائی ہے
کن خیالوں سے ہمنوائی ہے

ذرۂ خاک ہی مجھے نہ سمجھ
آسماں سے بھی آشنائی ہے

فیصلوں پر بغور سوچیں گے
بات کرنے میں کیا برائی ہے

کس تصور کی آبیاری ہوئی
میری تصویر کیوں بنائی ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خامشی کو ہی مغتنم سمجھا
ایسی صورت بھی پیش آئی ہے

ربط آزارِ جاں نہ بن جائے
اجنبیّت قرار پائی ہے

منقسم ہوگئے ہیں زمروں میں
درمیاں اک لکیر آئی ہے

کوئی منظورؔ بھی رہا ہے کبھی
باتوں باتوں میں بات آئی ہے

ꕥ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خیر خواہی پہ اکتفا نہ ہوا
کیسے حل کوئی مسئلہ نہ ہوا

ایسے سورج جما رہا سر پر
میرا سایہ کبھی بڑا نہ ہوا

صورتِ انہماک ایسی تھی
آپ اپنے سے رابطہ نہ ہوا

میں اُسی کا سراغ ڈھونڈتا ہوں
وہ جو مجھ سے کبھی جدا نہ ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اتنی مایوس کیوں ہے گرد و نواح
کیا کہیں کوئی حادثہ نہ ہوا

دوسروں کے قصور گنتے رہے
اور اپنا محاسبہ نہ ہوا

اس کدورت نے ہم کو مار دیا
جس کا اظہار برملا نہ ہوا

ختم دونوں طرف کے لوگ ہوئے
ختم سازش کا سلسلہ نہ ہوا

کیا سزا ہو مرے لیے منظورؔ
جرم مجھ سے ہے کون سا نہ ہوا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سوچتا ہوں کہ دیکھتا کیا ہوں
میں ہوں حیران کیسے زندہ ہوں

آخری آدمی ہوں بستی کا!
دوست اندوہ کا خلاصہ ہوں

آپ پر ناگوار جو گزرے
میں انہی قہقہوں پہ روتا ہوں

توڑ کر رکھ دیا ہے جس نے تجھے
اس اذیّت سے میں بھی گزرا ہوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میرے احساس کو ہوا کیا ہے
ایسے ہنستا ہوں جیسے روتا ہوں

کھا رہی ہے دراز جس کا وجود
گرد آلود وہ صحیفہ ہوں

کیسی دنیا نے آلیا ہے مجھے
نہیں معلوم کب سے سویا ہوں

میری آنکھیں سفید ہوگئی ہیں
منتظر خستہ جاں دریچہ ہوں

یہ تعجب کی بات ہے منظورؔ
آگ ہوں برف سے پگھلتا ہوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

دیدۂ تر کی صداقت کیا ہے
مسکرانے کی حقیقت کیا ہے

شہر آشوب سے ناواقف ہیں
وہ نہ سمجھیں گے قیامت کیا ہے

اک تعلق سے یہ معلوم ہوا
ہجر کیا شئے ہے رفاقت کیا ہے

کوئی اندیشہ کوئی خوف نہیں
خاک ہوں خاک کی قسمت کیا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

تُو جو اُکساتی ہے جینے کے لئے
زندگی تیری ضمانت کیا ہے

لوگ بکتے ہیں خوب شہروں میں
تیرے گاؤں کی روایت کیا ہے

سنگ گلباری کے مالوف کہاں
آئنہ خانوں پہ حیرت کیا ہے

ہم نے صدیاں گزار دیں غم میں
چند لمحوں کی سہولت کیا ہے

یہ فراوانیِ غم خواری ہے کیا
آزمائش کہ عنایت کیا ہے

واقفِ سوز و حزن ہوں منظورؔ
مجھ کو معلوم بشاشت کیا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

❁

خیر مانگوں تو شور اُٹھتا ہے
کچھ نہ بولوں تو شور اُٹھتا ہے

سر جھکاؤں تو خیر خواہوں میں ہوں
سر اُٹھاؤں تو شور اُٹھتا ہے

اُن کی آہیں کسی ستم کا ثبوت
میں کراہوں تو شور اُٹھتا ہے

بے حیا کو چھنال، آوارہ!!!
جو بتاؤں تو شور اُٹھتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خامشی کا نحیف شیشہ ہوں!!!
ٹوٹ جاؤں تو شور اُٹھتا ہے

رشک ہوں قہقہوں کے رمز پہ بھی
جھلملاؤں تو شور اُٹھتا ہے

پار اُتروں تو ناگوار انھیں!!!
ڈوب جاؤں تو شور اُٹھتا ہے

رنج و غم کے معاملات پہ میں
مسکراؤں تو شور اُٹھتا ہے

تیرے اصرار کے خلاف کبھی!
جو میں جاؤں تو شور اُٹھتا ہے

تجھ کو تیری ہی داستاں منظورؔ
جو سناؤں تو شور اُٹھتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خیر مانگوں تو شور اُٹھتا ہے
کچھ نہ بولوں تو شور اُٹھتا ہے

سر جھکاؤں تو خیر خواہوں میں ہوں
سر اُٹھاؤں تو شور اُٹھتا ہے

اُن کی آہیں کسی ستم کا ثبوت
میں کراہوں تو شور اُٹھتا ہے

بے حیا کو چھنال، آوارہ!!!
جو بتاؤں تو شور اُٹھتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خامشی کا نحیف شیشہ ہوں!!!
ٹوٹ جاؤں تو شور اُٹھتا ہے

رشک ہوں قہقہوں کے رمز پہ بھی
جھلملاؤں تو شور اُٹھتا ہے

پار اُتروں تو ناگوار انھیں!!!
ڈوب جاؤں تو شور اُٹھتا ہے

رنج و غم کے معاملات پہ میں
مسکراؤں تو شور اُٹھتا ہے

تیرے اصرار کے خلاف کبھی!
جو میں جاؤں تو شور اُٹھتا ہے

تجھ کو تیری ہی داستاں منظورؔ
جو سناؤں تو شور اُٹھتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اضطرابوں کی داستاں نکلے
تیری باتوں سے جو فغاں نکلے

یاد کی بدحواس گلیوں سے
روز وحشت کے کارواں نکلے

دنگ رہتی تمھاری عیّاری
عاجزی، ہم جو بے زباں نکلے

آہ سسکی خلش فغاں افسوس
گُل زمیں تیرے ترجماں نکلے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جانے کس رہ میں مر گئے ہوں گے
ڈھونڈنے جن کو آشیاں نکلے

خاک سمجھو گے کاروبارِ فریب
تم گماں سے بھی بدگماں نکلے

ایک تعبیر کیا خلاف ہوئی
ہائے! سب خواب رائگاں نکلے

عقل سے دل مصالحت کرتا
اک تذبذب کہ درمیاں نکلے

ہائے! اِک زخم کی عنایت سے
درد کیا کیا نہ جاوداں نکلے

پیش کیا مسئلہ ہے جو اپنا تم
یوں اُڑاتے ہوئے دھواں نکلے

وصل لیتا ہے جائزہ منظورؔ
ہجر سے کون شادماں نکلے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خار کو گُل بنا کے رکھتے ہیں
دشمنی یوں اُٹھا کے رکھتے ہیں

کس کو حاصل ہو روشنی بھولیں
اپنی شمعیں جلا کے رکھتے ہیں

آہ لب تک پہنچ نہ جائے کہیں
زخم دل کے چھپا کے رکھتے ہیں

کون اندر زبان کھولتا ہے
کان خود سے لگا کے رکھتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کچھ تکلّف رہے تو اچھا ہے
کچھ تقاضے حیا کے رکھتے ہیں

چبھ گئے تو مجھے سمجھ آیا
خارِ گل کو بچا کے رکھتے ہیں

کوئی منظر نہ زخم بن جائے
اپنی آنکھیں گھما کے رکھتے ہیں

شوروغل کی ضرورتیں نہ پڑیں
خامشی یوں بنا کے رکھتے ہیں

خاک کب ہوں خبر ذرا بھی نہیں
آسماں جو انا کے رکھتے ہیں

کیا خبر کل ہو دشت کا ہونا
دل گلستاں بنا کے رکھتے ہیں

اب نہ بھٹکے کوئی مسافر بھی
راستوں کو منا کے رکھتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

خرچ کرنے میں کل جو خوشیاں ہوں
آج ایسا کما کے رکھتے ہیں

بچ گئے تو پرندے لوٹیں گے
آ شجر کو بتا کے رکھتے ہیں

روشنی کھڑکیوں پہ ہے منظورؔ
کیوں نہ پردے ہٹا کے رکھتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آئنے اپنے گھر میں رہتے ہیں
عکس پیہم سفر میں رہتے ہیں

آخری سانس تک نہیں بجھتے!
جو دیے چشمِ تر میں رہتے ہیں

مسکراہٹ سے قسطہ کر لیجے
زخم کتنے جگر میں رہتے ہیں

شب کی سنگینیوں کو زیر کریں
جو تلاشِ سحر میں رہتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

جانتے بھی تمھارے شہر کے لوگ
عالمِ بے خبر میں رہتے ہیں

جانتے ہیں اُصولِ شام و سحر
ہم بھی شمس و قمر میں رہتے ہیں

دیکھئے کیا بنیں گے ہم منظورؔ
چاکِ دستِ ہنر میں رہتے ہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میرے قدموں میں میرا سایہ ہے
آسماں سر پہ آکے ٹھہرا ہے

رنج و غم کے برستے موسم میں
قہقہہ جھاگ جیسا لگتا ہے

گر پڑا ہوں بڑے سلیقے سے
میرے اندر ہی میرا ملبہ ہے

تیری تقلید اس طرح کی ہے
سچ بھی اب جھوٹ جیسا لگتا ہے

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

شعبدہ باز کا جواب نہیں
گفتگو سے صمیم لگتا ہے

برف پگھلی ہے عہد ماضی کی
آنکھ سے آبشار اُترا ہے

روز و شب سے گواہیاں لیجے
میری آنکھوں نے کتنا چیخا ہے

چاندنی جھیل میں تڑپنے لگی
کون ساحل پہ آکے بیٹھا ہے

خواب تو خشک زرد پتّے ہیں
زیست کیا ہے ہوا کا جھونکا ہے

روز مرتا ہوں باخدا منظورؔ
خوش گمانی کہ سانس چلتا ہے

ഌര

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

عقل سے دل نے اختلاف کیا
وصل نے ہجر کو معاف کیا

منکشف ہوں نہ زخمِ دل اپنے
درد پر صبر کا غلاف کیا

کام آیا نہ شور و غل کچھ بھی
خامشی نے جہاں شگاف کیا

ایک تدبیرِ آزمائش سے
آگ کو آب کے خلاف کیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

آنکھ غمگین کیوں ہوئی اتنی
اشک نے عشق انکشاف کیا

سر بسر تھی گمانِ دشتِ حیات
ہم نے جس فکر کا طواف کیا

تُو کسی طور بھی نہیں آساں
زندگی میں نے اعتراف کیا

ہے جو محفوظ اپنے سینے میں
کیا وہ منظورؔ واشگاف کیا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

گم ہیں جانے کہاں گئے ہیں لوگ
کیسی پرخاش میں پھنسے ہیں لوگ

آگ کا اعتراض جائز ہے
برف سے کس طرح جلے ہیں لوگ

راستوں سے غرض کسی کو نہیں
کیسی آواز پر چلے ہیں لوگ

دھنس گئے ہیں زمیں میں گردن تک
کتنی مدّت سے یوں کھڑے ہیں لوگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کون سے جرم کی ہوئی توثیق
آسماں سے لٹک رہے ہیں لوگ

روشنی کا غرور خاک ہوا
ایک ہی پھونک سے بجھے ہیں لوگ

آسمان و زمین حیراں ہیں
اتنی تیزی سے مر رہے ہیں لوگ

خود کو محفوظ کیوں سمجھتے ہیں
کیسے تخمین میں پڑے ہیں لوگ

ایک ہی فکر کے کہاں حامی
ہائے! منظورؔ دوغلے ہیں لوگ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

سامنا روز ہے قیامت کا
دور کب ختم ہو اذیّت کا

روح کی انخلا سے طے ہوگا
مسئلہ جسم کی حقیقت کا

پہلے رشتہ تھا لازم و ملزوم
رابطہ اب فقط ضرورت کا

آج بے اعتنا نگاہوں سے
اشک کیسے گرا ندامت کا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کتنی دشواریوں کو چبھتا ہے
راستہ ڈھونڈنا سہولت کا

اپنی اقدار بھول بیٹھا ہے
آدمی ہے غلام شہرت کا

جھوٹ کا دم اُکھڑنے لگتا ہے
پھول کھلتا ہے جب حقیقت کا

قہقہے ترجمان ہیں منظورؔ
درد پنہاں ہے کتنی شدّت کا

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

نالہ پیما پُراضطراب آنکھیں
بجھ گئیں کیسے آفتاب آنکھیں

کیا نظر سے خطا ہوئی کوئی
کیوں ہوئی اتنی آب آب آنکھیں

وقت تخفیف میں رہا ہوگا!
اس قدر تھی نہ پُرشتاب آنکھیں

طالبِ غور تاحیات رہیں!
روز پڑھتی تھیں جو کتاب آنکھیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہونٹ زحمت ابھی اُٹھائیں کیوں
دے رہی ہیں ابھی جواب آنکھیں

خواہشیں سر جھکائے سنتی رہیں
خوب کرتی رہیں خطاب آنکھیں

کس طرح ہوش اختیار میں ہوں
سامنے ہیں تری شراب آنکھیں

کس طرح درد کو بیان کروں
ہیں پس و پیش میں جناب آنکھیں

تیرگی کے عمیق دلدل سے
کور کیا کرتے بازیاب آنکھیں

کون سا عیب کھل گیا منظورؔ
گھورتی ہیں جو بے حساب آنکھیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

اپنی بیکارگی سمجھتا ہوں
کیا میں ٹوٹا ہوا کھلونا ہوں

آنکھ کیسے چراؤگے مجھ سے
میں کہاں قصۂ گزشتہ ہوں

چھین لے مجھ سے میری ساری زمین
میں اگر آسمان مانگتا ہوں

کیوں مرا فیصلہ نہیں ہوتا
کیا میں متنازعہ علاقہ ہوں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ہجر کی سختیوں کا رنج نہیں
وصل کی راحتوں میں تڑپا ہوں

کیا مری ذات سے ہے رنج تمہیں
سو تری بزم سے نکلتا ہوں

عشق میں کون سا مقام ہے یہ
میں ترا نام گنگناتا ہوں

کون ہے جو مجھے بلاتا ہے
جانے میں روز کس کو ڈھونڈتا ہوں

مجھ سے مت پوچھ حالِ دل منظورؔ
بیکراں درد کا خلاصہ ہوں

ꕥ

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

چال دھوکا سراب کچھ بھی نہیں
شامل احتساب کچھ بھی نہیں

سوچ کس مصلحت پہ پہنچی ہے
جو گناہ و ثواب کچھ بھی نہیں

آنکھ کیوں خستگی سے خوفزدہ
کیا یہ حسن و شباب کچھ بھی نہیں

کاروبارِ فریب فائدہ بخش
راستی کیا جناب کچھ بھی نہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

کیا ہوا ہے حیا کی دانش کو
بے حیائی خراب کچھ بھی نہیں

فصلِ گل میں بھی اب کہاں محفوظ
شاخ غنچہ گلاب کچھ بھی نہیں

یوں بڑھا ہے شمارِ غم منظورؔ
وحشتِ اضطراب کچھ بھی نہیں

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

میں بحیثیت قاری پورے یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹر احمد منظور ان شعرا میں سے ہیں جنھوں نے اپنے ذاتی مشاہدات، تجربات اور باطنی کیفیات کو نہایت خلوص اور فنی شعور کے ساتھ شعری قالب میں ڈھالا ہے۔ ان کے یہاں اظہار کی تازگی، جذبے کی سچائی اور احساس کی گہرائی نمایاں طور پر محسوس ہوتی ہے۔ انھوں نے اپنے تجربات کا نہ صرف حق ادا کیا ہے بلکہ اپنی شاعری کے ذریعے قاری کے احساسات میں بھی ایک نیا ارتعاش پیدا کیا ہے۔ ان کے اشعار میں زندگی کی معنویت، وقت کی دھڑکن اور انسان کے داخلی اضطراب کی جھلک صاف دکھائی دیتی ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو ایک سچے شاعر کو زندگی کا ترجمان بنا دیتی ہے۔

ڈاکٹر احمد منظور کے ہاں شعر گوئی کا ایک تہذیبی قرینہ بھی موجود ہے۔ ان کے لہجے میں شائستگی، توازن اور سنجیدگی نمایاں ہے۔ وہ ادب کی روایت کو محض ورثے کے طور پر نہیں بلکہ فکری ذمہ داری کے ساتھ برتتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں نہ صرف تہذیبی شعور کی جھلک ملتی ہے بلکہ انسانی اقدار کی پاسداری کا بھی قوی احساس نمایاں ہے۔

—ڈاکٹر خان محمد رضوان

Kashmir Treasure Collection.Digitization by eGangotri

ڈاکٹر احمد منظور کے شعری مجموعہ 'شاخِ خزاں پہ ملول پرندے' کے بعد ''برگِ سکوت'' اُن کی شاعری کی دوسری کتاب ہے۔ ان کی شاعری کی سب سے نمایاں خوبی ان کا سادہ، سلیس اور عام فہم طرزِ اظہار ہے۔ وہ شعر کو خوامخواہ پیچیدہ بنانے کی سعی نہیں کرتے اور اپنے قاری کو کسی مشکل میں نہیں ڈالتے ہیں۔ ان کے شعر کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے قاری کو کسی قسم کی ذہنی مشقت سے نہیں گزرنا پڑتا کیونکہ ان کا اسلوب اور لہجہ صاف، سادہ با معنی اور دوٹوک ہے۔ وہ کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ معنی کی ترسیل پر یقین رکھتے ہیں۔

احمد منظور زبان و بیاں پر اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ شگفتہ بحروں کے استعمال نے ان کے کلام میں ایک دل نشیں روانی پیدا کی ہے۔ زیر نظر مجموعہ کا مصنف امکانات سے پر ہے۔ مجھے امید ہے کہ احمد منظور ابھی اردو ادب کو کئی اور معتبر اور یادگار شعری مجموعے عطا کرے گا۔ یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ادبی حلقوں میں اس کی خاطر خواہ پزیرائی ہوگی۔

—رفیق راز

احمد منظور کی شاعری میں ان کے سچے احساس اور جذبوں کی پیش کش پیچیدہ اسلوب کے بجائے سیدھے سچے انداز میں ہوئی ہے۔ ان کی غزلوں کے اشعار میں کھردرا پن کے بجائے ایک طرح کا شفاف اور ستھرا اسلوب ملتا ہے۔ بھونڈے پن کے بجائے وہ بہت ہی شائستگی کے ساتھ اپنے تجربوں اور مشاہدوں کو اپنی شاعری میں پیش کرتے ہیں۔ وہ تلخیٔ حیات کو موضوع بناتے ہوں یا نیرنگیٔ زمانہ کو، وہ حسن عشق کی واردات و متعلقات کو پیش کرتے ہوں یا انسان کی سائیکی اور جبلت کو، وہ ہر جگہ ایک منجھے ہوئے اور سچے تخلیقی فنکار کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

—کوثر مظہری

Barg-e-Sukoot (Urdu Poetry)
by Dr. Ahmad Manzoor

arshia publications
A for Arshia Publications
arshiapublicationspvt@gmail.com
ISBN 93-6691-848-4
9 789366 918488
+91 9971-77-5969
www.arshiapublications.com
arshiakitaabnagarbharat